ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

خصوصی شمارہ
بدعات اور رسومات
اپریل 2024ء

## چھٹی شرطِ بیعت

ششم یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اداریہ

# بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ کینیڈا نے ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا اپریل کا خصوصی شمارہ بدعات اور رسومات کی نشاندہی اور ان کے خلاف جہاد کے سلسلہ میں شائع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق نفس کا جہاد، جہادِ اکبر یعنی سب سے بڑا جہاد ہے۔ یہ شمارہ اسی جہادی بنیاد پر استوار ہے۔ یہی بنیاد ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش فرمودہ شرائط بیعت قائم ہیں۔ ان شرائط میں سے چھٹی شرط میں ہمیں ہر قسم کی بدعات اور رسومات سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اس مرکزی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ادارہ نے یہ کوشش کی ہے کہ اس خصوصی شمارہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات، رسول کریم ﷺ کے ارشادات و اسوۂ حسنہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات، آپؑ کے خلفائے کرام اور خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات وتعلیمات پیش کی گئی ہیں۔ آپ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ آج کل مغربی دنیا میں طرح طرح کی بدعات اور رسومات راہ پا رہی ہیں۔ اور ہم جس معاشرہ میں رہ رہے ہیں وہاں ان کی دیکھا دیکھی ہم رِیس کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں بچنا اور اپنی اولادوں کو بچانا ہے۔ بسا اوقات نادانستہ طور پر یا کسی دباؤ کے تحت ہم یا ہمارے بچے ان کو اپنانے لگتے ہیں۔ جیسے شادی بیاہ پر فضول خرچیاں، شادی کارڈ پر بے جا اصراف، ناچ گانے، رقص و موسیقی، ولیمہ کے بجائے شلیمہ کی تقریب کرنا، بچے کی جنس کے علم ہونے پر رسم کرنا، قبروں پر پھول لگانا، بچوں کی سالگرہ منانا، برتھ ڈے منانا، عورتوں کا مردوں سے ہاتھ ملانا، بچوں کا کرسمس اور ہیلووین منانا، نئے سال کی تقریبات میں شامل ہونا، فیس پینٹنگ اور ٹیٹوز کروانا، عورتوں کی بھنوؤں اور جسم پر ٹیٹوز بنانے کا کاروبار کرنا، مردوں کا کان اور ناک چھدوانا، تبدیلیٔ جنس کی طرف رجحان، مدرز ڈے، فادرز ڈے، گھروں میں کتے وغیرہ پالنا، جیسے مختلف موضوعات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

امید ہے یہ خصوصی شمارہ ہمیں جہادِ اکبر میں شمولیت کی ایک ترغیب مہیّا کرے گا اور ہمیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہِ العزیز کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی، جس سے ہم بدعات و بد رسومات سے بچنے اور اسلامی معاشرہ اور اسلامی روایات کو فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کرسکیں گے۔ ان شاء اللہ العزیز

خاکسار

ہادی علی چوہدری

مدیر اعلیٰ احمدیہ گزٹ کینیڈا

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد (یوکے): T-4430-10R
19-03-2024

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا

**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

آپ نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا احمدیہ گزٹ کا اپریل کا ایک شمارہ بدرسومات کے موضوع پر تیار کر رہی ہے۔ آپ نے اس شمارہ کیلئے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔

اس موقع پر آپ کیلئے میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے ہر اس چیز سے بچنا ہوگا جو دین میں برائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے۔ بہت سی برائیاں ہیں جو شادی بیاہ کے موقعہ پر کی جاتی ہیں اور جن کی دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی کرتے ہیں۔ اس طرح معاشرے میں یہ برائیاں جو ہیں اپنی جڑیں گہری کرتی چلی جاتی ہیں اور اس طرح دین میں اور نظام میں ایک بگاڑ پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے، گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیے… سو آج ہم کھول کر باآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو جو کچھ اللہ جلّشانہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے اور اس کی رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں، نہ دائیں اور ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں"۔** (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 84)

آج کل ایک نئی رسم رواج پا رہی ہے کہ شادی کے موقع پر لڑکی اور لڑکے والے رخصتی اور لڑکے کی طرف سے ولیمہ کا فنکشن علیحدہ علیحدہ کرنے کے بجائے رقم اکٹھی کر کے بڑے بڑے مہنگے ہوٹلوں یا شادی ہالز میں میں ایک ہی فنکشن کر رہے ہیں اور اس طرح شادی اور ولیمہ کو اکٹھا کر کے Shaleema

(شلیمہ) کا نام دیا جارہا ہے۔ یہ طریق شرعاً غلط ہے۔ ولیمہ تو جب تک میاں بیوی کو خلوت صحیحہ میسر نہ ہو، نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح ایک اور رسم رواج پا رہی ہے کہ حمل کے پانچویں رچھٹے ماہ الٹرا ساؤنڈ کر کے ہونے والے بچے کی جنس بتادی جاتی ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس موقع پر ایک پارٹی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور تمام عزیزوں اور دوستوں کے سامنے ایک کیک کاٹا جاتا ہے جس کے اندر نیلا رنگ یا گلابی رنگ نکلتا ہے۔ نیلا رنگ لڑکے جبکہ گلابی رنگ لڑکی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس تقریب کو gender reveal کا نام دیا گیا ہے۔

جو لوگ ایسی غلط قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں، وہ بدعات پیدا کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ تو جو جنس کی رپورٹ بتائی جاتی ہے وہ غلط بھی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بدعات سے بچنا چاہئے۔ جو پیسہ ان پارٹیوں پر خرچ کرنا ہے وہی کسی ضرورتمند غریب کو دے دیں یا کسی ایسی چیریٹی کو دے دیں جو غریبوں کی مدد کرتی ہے۔ پیسہ یا دولت آنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے غلط طور پر استعمال کیا جائے اور لامذہب اور دنیاداروں کی رسومات کو اپنا لیا جائے۔

جماعت سے تو پہلا مطالبہ ہی سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے...شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں۔ مساجد کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے، اسی طرح اور کاموں میں دیا جاسکتا ہے۔ مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھٹی شرط بیعت میں لکھا ہے کہ 'اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا۔' یعنی کوشش ہوگی کہ رسموں سے بھی باز رہوں گا اور ہوا وہوس سے بھی باز رہوں گا۔ یہ شرط ہر احمدی کے لئے ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب ہو۔ اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے اس کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے مدنظر رکھنا چاہئے...اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم ورواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حَکَم وعدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ

لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

خاکسار

خلیفة المسیح الخامس

سیدنا و امامنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لَآ اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّــدٌ رَّسُــوْلُ اللّٰہِ

# ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

## خصوصی شمارہ بدعات اور رسومات

اپریل 2024ء : رمضان، شوال 1445 ہجری قمری : شہادت 1403 ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 4


## ہر قسم کے رسم و رواج اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں

ارشادِ مبارک سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج، بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حَکم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مؤرخہ 25/ نومبر 2005ء۔ خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 700)


**نگران**

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

**مدیرِ اعلیٰ**

مولانا ہادی علی چوہدری

**مدیران**

ہدایت اللہ ہادی
فرحان احمد حمزہ قریشی

**معاون مدیران**

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

**نمائندہ خصوصی**

محمد اکرم یوسف

**معاونین**

غلام احمد عابد اور دیگر معاونین

**تزئین و زیبائش اور سرورق**

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

**مینیجر**

مبشر احمد خالد



رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

# فہرست مضامین


| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اداریہ | |
| خصوصی پیغام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز | 1 |

## آیاتِ قرآنِ کریم

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| رسولِ کریم ﷺ ان کے بوجھ اور طوق اتارنے کے لئے مبعوث ہوئے | 7 |
| بیہودہ بات یعنی بدعات کا سودا کرنے والوں کے لئے انذار | |
| رسومات کی پیروی خدا سے دوری | 8 |

## احادیثِ نبویہؐ

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| بدعات سے اجتناب کرنا | 9 |
| جو میری سنت سے بے رغبتی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں | 10 |
| ہر بدعت گمراہی ہے | 11 |
| بدعت خلافِ شریعت ہے | 12 |

## ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی | 13 |
| سنّت اور بدعت میں فرق | |
| دینی تعلیمات کے منافی رسوم ترک کی جائیں | 14 |
| کتاب اللہ کے خلاف سب کچھ بدعت ہے | |
| بُری رسمیں اور خلافِ شرع کام | 15 |
| خدمتِ دین کے لئے احسن انتظامات کرنا بدعت نہیں | |

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| رسومات کی بجا آوری آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے | 16 |
| ایسی چیز کو اختیار نہ کریں جو کفار سے تشبیہ رکھتی ہو | |
| بدعات پر اصولی فرمان | 17 |

## فرمودات خلفائے کرام

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| رسوم و رواج۔ اللہ کا باغی بنا دیتی ہیں | 18 |
| من گھڑت رسوم کے طوق | |
| مغربی تہذیب و تمدن اور فیشن ہرگز باقی نہیں رہیں گے | 19 |
| رسومات، بدعات انسانی پاؤں کی زنجیر | |
| رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہِ ہدایت | 20 |
| اپنا خود محاسبہ اور دوسروں کی نگرانی | |
| ہر بدعت زبانِ حال سے قرآن کریم کو بدلنے کا مطالبہ کرتی ہے | |
| بدعت اور بد رسم کے خلاف جہاد کا اعلان | 21 |
| رسموں سے آزاد ہونا ہمارے اپنے مفاد میں ہے | 22 |

## ارشادات سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ | 23 |
| قال اللہ اور قال الرسول کو ہر ایک راہ میں دستور العمل بنانا چاہیے | |
| رسم و رواج کے طوق عبادات کے حق کی ادائیگی میں حارج ہیں | 24 |
| نئی نئی بدعات و رسوم ردّ کرنے کے لائق ہیں | 25 |
| اسلام کی تعلیم کے لیے ہمارا راہنما قرآن شریف ہے | |

| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| چھٹی شرط بیعت کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں | 26 |
| بے احتیاطیوں میں بڑھنے سے یہ طوق ہمارے گلے پڑ سکتا ہے | |
| ہر عمل محض للہ اور اسوہ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے کیا جائے | 27 |


## شادی بیاہ سے متعلق بد رسوم


| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| شادی بیاہ پر فضول خرچی بد رسم اور روپیہ کا ضیاع ہے | 28 |
| بُرائی اور بدعت پیدا کرنے والی رسوم سے پرہیز کریں | 29 |
| مہندی کی رسم | 30 |
| دَف سے اعلان | |
| شادی کارڈ | 31 |
| شادیوں میں ناچ گانے اور ڈانس | |
| حق مہر | 32 |
| حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر کی مقدار کی بابت راہنمائی | 33 |
| مغربی ممالک میں حق مہر کے متعلق ہدایت | |
| شلیمہ | 34 |
| شادیوں پر کھانے کا انتظام مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ کریں | |
| عورتوں سے مہر بخشوانا | 35 |
| ولیمہ پر بہت بڑی دعوت ضروری نہیں | |
| اسلام میں رخصتی کی کیا اہمیت ہے | |
| شادی کے موقع پر نمود و نمائش | 36 |


## وفات سے متعلقہ بد رسومات


| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| وفات پر بدعات اور رسومات | 38 |
| جزع فزع کرنے سے منع کیا ہے | 38 |
| کیا جنازہ کے ساتھ خواتین قبرستان ساتھ جاسکتی ہیں؟ | 39 |
| میّت کے لیے صدقہ دینا اور قرآن شریف پڑھنا | |
| قبروں پر چراغ جلانا | 40 |
| قبروں پر پھول لگانا | |
| وفات والے گھر کھانا بھجوانا | |


## متفرق رسوم


| عناوین | صفحہ نمبر |
|---|---|
| بچوں کی سالگرہ منانا | 41 |
| ہم برتھ ڈے کیوں نہیں مناتے؟ | |
| بچے کی جنس کا علم ہونے پر کیک کاٹنے کی رسم | 42 |
| عورتوں اور مردوں کا ہاتھ ملانا | |
| ہیلووین (Halloween) | 44 |
| بچوں کا کرسمس اور ہیلووین کے پروگراموں میں شامل ہونا | |
| مدرز ڈے (Mother's Day) اور فادرز ڈے (Father's Day) منانا | 45 |
| نئے سال کا آغاز کیسے کیا جائے؟ | |
| فیس پینٹنگ (Face Painting) اور ٹیٹوز (Tattoos) جائز نہیں | 46 |
| عورتوں کی بھنوؤں اور جسم پر ٹیٹو (Tattoo) بنانے کا کاروبار کرنا | 48 |
| کان اور ناک چھدوانا | 51 |
| تبدیلیٔ جنس | 52 |
| گھروں میں کتے بلیاں رکھنا | 54 |
| حرفِ آخر | 56 |

# قرآن مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا
عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۫ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ
عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۟ (سورۃ الاعراف 158:7)

جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بُری باتوں سے روکتا ہے اور اُن کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(ترجمۃ القرآن بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ۖۗ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟ (سورۃ لقمان 7:31)

اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو بیہودہ بات کا سودا کرتے ہیں تا کہ بغیر کسی علم کے اللہ کی راہ سے گمراہ کر دیں اور اُسے تمسخر بنالیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ الانعام 6:154)

اور یہ یقیناً میرا سیدھا راستہ ہے، پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راستوں کے پیچھے نہ پڑو نہیں تو وہ تمہیں اس (خدا) کے رستہ سے ادھر ادھر لے جائیں گے وہ اس (امر) کی تمہیں اس لئے تاکید کرتا ہے کہ تم متقی ہو جاؤ۔

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ

# حدیث النبی ﷺ

## بدعات سے اجتناب کرنا

قَالَ سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، يَقُولُ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهَدْ إِلَيْنَا بِعَهْدٍ فَقَالَ " عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَ إِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اخْتِلاَفًا شَدِيدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَالأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ " .

(سُنَن اِبْن مَاجه، كِتَابُ الْمُقَدِّمَة، باب اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں بڑا مؤثر وعظ فرمایا، جس سے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ اس پر کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں ایسا وعظ فرمایا ہے جیسے کوئی الوداع کرنے والا وعظ کرتا ہے۔ تو ہمیں کوئی وصیت کیجیے؟ آپؐ نے فرمایا تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے اور سننا اور اطاعت کرنا۔ اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو اور میرے بعد تم شدید اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور (اللہ تعالیٰ سے) ہدایت پانے والے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑے رہنا اور اس کو خوب مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور بدعات سے اجتناب کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ جلد اول، صفحہ 23، مطبوعہ نور فاؤنڈیشن)

# جو میری سنت سے بے رغبتی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهِ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ . فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. فَقَالَ " مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي "

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہؓ میں سے بعض لوگوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات سے آپؐ کے ان کاموں کے بارہ میں پوچھا جو آپؐ تنہائی میں کرتے تھے۔ اس کے بعد ان (پوچھنے والوں) میں سے ایک نے کہا میں کبھی عورتوں سے شادی نہیں کروں گا اور دوسرے نے کہا میں کبھی گوشت نہیں کھاؤں گا اور تیسرے نے کہا میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جو اس طرح کہتے ہیں؟ میں تو نماز (بھی) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور روزہ چھوڑتا (بھی) ہوں اور عورتوں سے شادی (بھی) کرتا ہوں۔ پس جو میری سنت سے بے رغبتی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں۔

(صحیح مسلم۔ کتاب النکاح ، جلد ہفتم ، صفحہ 4، مطبوعہ نورفاؤنڈیشن)

مسجد نبوی

مدینہ منورہ

# ہر بدعت گمراہی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلاَ صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ " صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ " . وَيَقُولُ " بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ " . وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ثُمَّ يَقُولُ " أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الأُمُورِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ " . وَكَانَ يَقُولُ " مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَعَلَىَّ وَإِلَىَّ".

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب خطاب فرماتے تو آپؐ کی آنکھوں میں سرخی جھلکنے لگتی اور آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ کا جلال جوبن پر ہوتا گویا آپؐ ایک لشکر سے ڈرانے والے ہیں جو (ڈرانے والا یہ) کہہ رہا ہو کہ وہ لشکر صبح کو تم پر حملہ کرنے والا ہے یا شام کو تم پر حملہ کرنے والا ہے اور آپ فرماتے کہ میں اور ''وہ گھڑی'' ان دو کی طرح مبعوث کئے گئے ہیں اور آپؐ اپنی دو انگلیاں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملاتے اور فرماتے تھے اما بعد سب باتوں میں بہترین اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور سب سے بدترین امور نئی باتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور آپؐ فرماتے تھے جس نے کوئی مال چھوڑا وہ اس کے اہل کے لیے ہے۔ اور جو قرض یا (بچے) جن کے ضائع ہونے کا ڈر ہو چھوڑے وہ میرے ذمہ ہیں اور میرے سپرد ہیں۔

(سنن ابن ماجہ۔ جلد اول، صفحہ 25-26، مطبوعہ نور فاؤنڈیشن)

''اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔'' (ملفوظات۔ جلد1، صفحہ 422، ایڈیشن 1984ء)

## بدعتی کی عبادت قبول نہیں ہوتی

عَـنْ حُذَيْـفَـةَ، قَـالَ قَـالَ رَسُـولُ اللهِ ﷺ " لَا يَقْبَـلُ اللهُ لِصَاحِـبِ بِدْعَـةٍ صَوْمًـا وَلَا صَلاَةً وَلَا صَدَقَـةً وَلَا حَجًّـا وَلَا عُمْـرَةً وَلَا جِهَـادًا وَلَا صَرْفًـا وَلَا عَـدْلاً يَخْـرُجُ مِـنَ الإِسْلاَمِ كَمَـا تَخْـرُجُ الشَّـعَرَةُ مِـنَ الْعَـجِينِ "

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ بدعتی کا روزہ قبول نہیں کرے گا نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور نہ جہاد اور نہ کوئی خرچ نہ کوئی فدیہ۔ وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے بال آٹے سے نکل جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔جلد اول،صفحہ 29،مطبوعہ نور فاؤنڈیشن)

## بدعت خلافِ شریعت ہے

عَـنْ عَائِشَـةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَـا، قَالَـتْ: قَـالَ: رَسُـولُ اللهِ ﷺ "مَـنْ أَحْـدَثَ فِي أَمْرِنَـا هَـذَا مَـا لَيْـسَ فِيْـهِ فَهُـوَ رَدٌّ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہیں تو وہ رد کی جائے گی۔

(صحیح بخاری۔جلد پنجم،صفحہ 11)

# ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی

اچھی بدعات سے متعلق اس زمانے کے حکم وعدل حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے یہ مثال بیان فرمائی ہے:

”اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی اگر ایسا ہوتا تو ریل پر چڑھنا، تار اور ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہوجاتے۔“ (ملفوظات جلد 9، صفحہ 71، ایڈیشن 2022ء)

## سنّت اور بدعت میں فرق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”غرض اس وقت لوگوں نے سنّت اور بدعت میں سخت غلطی کھائی ہوئی ہے اور ان کو ایک خطرناک دھوکہ لگا ہوا ہے۔ وہ سنت اور بدعت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ کر خود اپنی مرضی کے موافق بہت سی راہیں خود ایجاد کرلی ہیں اور ان کو اپنی زندگی کے لیے کافی راہنما سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ان کو گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں۔ جب آدمی سنت اور بدعت میں تمیز کر لے اور سنت پر قدم مارے تو وہ خطرات سے بچ سکتا ہے۔ لیکن جو فرق نہیں کرتا اور سنت کو بدعت کے ساتھ ملاتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہوسکتا۔“

(ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 389، ایڈیشن 1988ء)

”تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا“ (ملفوظات۔ جلد 2، صفحہ 321، ایڈیشن 1984ء)

## دینی تعلیمات کے منافی رسوم ترک کی جائیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”دنیا کی خاطر اور اپنی عزت اور شہرت کے لیے کوئی کام کرنا خدا تعالیٰ کی رضامندی کا موجب نہیں ہوسکتا۔اس زمانہ میں بھی دنیا کی ایسی ہی حالت ہورہی ہے ۔ہر ایک چیز اپنے اعتدال سے گر گئی ہے ۔عبادات اور صدقات سب کچھ ریا کاری کے واسطے ہورہے ہیں ۔ اعمال صالحہ کی جگہ چند رسوم نے لے لی ہے ۔ اس لئے رسوم کے توڑنے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ کوئی فعل یا قول قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف اگر ہو تو اسے توڑا جائے۔“

(ملفوظات۔جلد دوم،صفحہ 390-391،ایڈیشن 1988ء)

## احیاء سنت سے مراد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جب کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور ہمارے سب اقوال اور افعال اللہ تعالیٰ کے نیچے ہونے ضروری ہیں پھر ہم دنیا کی پرواہ کیوں کریں؟جو فعل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف ہو اس کو دور کر دیا جاوے اور چھوڑا جاوے جو حدود الٰہی اور وصایا رسول اللہ ﷺ کے موافق ہوں ان پر عمل کیا جاوے کہ احیاء سنت اسی کا نام ہے اور جو امور وصایا آنحضرت ﷺ کے احکام کے خلاف نہ ہوں یا اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف نہ ہوں اور نہ ان میں ریا کاری مدّنظر ہو بلکہ بطور اظہار تشکر اور تحدیث بالنعمۃ ہو تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں۔“

(ملفوظات۔جلد دوم،صفحہ 391-392،ایڈیشن 1988ء)

## کتاب اللہ کے خلاف سب کچھ بدعت ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے

جومقرر ہے ادھر ادھر بالکل نہ جاوے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بناوے۔‘‘ (ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ128، ایڈیشن1988ء)

## بُری رسمیں اور خلافِ شرع کام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے، گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور ان بُری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیے۔ ...

سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے، یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلّشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے، اُس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 109 ۔110، مطبوعہ 2019ء)

## خدمتِ دین کے لئے احسن انتظامات کرنا بدعت نہیں

سورۃ الانفال کی آیت 61 کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:

’’ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ یعنی دینی دشمنوں کے لئے ہر یک قسم کی طیاری جو کر سکتے ہو کرو اور اعلاء کلمہ اسلام کے لئے جو قوت لگا سکتے ہو لگاؤ۔...

اس آیت موصوفہ بالا پر غور کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ برطبق حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کوئی احسن انتظام اسلام کی خدمت کے لئے سوچنا بدعت اور ضلالت میں داخل نہیں ہے جیسے جیسے بوجہ تبدل زمانہ کے اسلام کو نئی نئی صورتیں مشکلات کی پیش آتی ہیں یا نئے نئے طور پر ہم لوگوں پر مخالفوں کے حملے ہوتے ہیں ویسی ہی ہمیں نئی تدبیریں کرنی پڑتی ہیں پر اگر حالت موجودہ کے موافق ان حملوں کے روکنے کی کوئی تدبیر اور تدارک سوچیں تو وہ ایک تدبیر ہے بدعات سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔...

بدعت وہ ہے جو اپنی حقیقت میں سنت نبویہ کے معارض اور نقیض واقع ہو اور آثار نبویہ میں اس کام کے کرنے کے بارے میں زجر اور تہدید پائی جائے۔“ (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 609، 611۔ 612)

## رسومات کی بجا آوری آنحضرت ﷺ کی ہتک ہے

”رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔“ (ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 316، ایڈیشن 1988ء)

## ایسی چیز کو اختیار نہ کریں جو کفار سے تشبیہ رکھتی ہو

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تَشَبُّہ بِالْکُفَّار تو کسی ہی رنگ میں بھی جائز نہیں۔...

مسلمانوں کو اپنی ہر ایک چال میں وضع قطع میں غیرت مندانہ چال رکھنی چاہیے ہمارے آنحضرتؐ تہ بند بھی باندھا کرتے تھے اور سراویل بھی خریدنا آپ کا ثابت ہے جسے پاجامہ یا تنبی کہتے ہیں ان میں سے جو چاہے پہنے۔ علاوہ ازیں ٹوپی، کرتہ، چادر اور پگڑی بھی آپ کی عادت مبارک تھی۔ جو چاہے پہنے کوئی حرج نہیں۔ ہاں البتہ اگر کسی کو کوئی نئی ضرورت در پیش آئے تو اسے چاہئے کہ ان میں سے ایسی چیز کو اختیار کرے جو کفار سے تشبیہ نہ رکھتی ہو اور اسلامی لباس سے نزدیک تر ہو۔ جب ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ میں ایمان لایا تو پھر اس کے بعد وہ ڈرتا کس چیز سے ہے اور وہ کون سی چیز ہے جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے۔ کیا کفار کی رسوم و عادات کی؟ اب اسے ڈر چاہیے تو خدا کا اور اتباع چاہئے تو محمدؐ رسول اللہ کی۔ کسی ادنیٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہئے بلکہ صغیرہ ہی سے کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اور صغیرہ ہی کا اصرار کبیرہ ہے۔“ (ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 55۔ 56، مطبوعہ 2022ء)

# بدعات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصولی فرمان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’بخاری کی پہلی حدیث یہ ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اعمال نیت ہی پر منحصر ہیں صحت نیت کے ساتھ کوئی جرم بھی جرم نہیں رہتا۔... ہر ایک کام میں نیت پر بہت بڑا انحصار ہے اسلام میں یہ مسئلہ بہت سے اُمور کو حل کر دیتا ہے۔ پس اگر نیک نیتی کے ساتھ محض خدا کے لئے کوئی کام کیا جاوے اور دنیا داروں کی نظر میں وہ کچھ ہی ہو تو اس کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔...

اس وقت لوگوں نے سنت اور بدعت میں سخت غلطی کھائی ہوئی ہے اور ان کو ایک خطرناک دھوکہ لگا ہوا ہے وہ سنت اور بدعت میں کوئی تمیز نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ کر خود اپنی مرضی کے موافق بہت سی راہیں خود ایجاد کر لی ہیں اور ان کو اپنی زندگی کے لئے کافی راہنما سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ان کو گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں جب آدمی سنت اور بدعت میں تمیز کر لے اور سنت پر قدم مارے تو وہ خطرات سے بچ سکتا ہے لیکن جو فرق نہیں کرتا اور سنت کو بدعت کے ساتھ ملاتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ قرآن شریف میں بیان فرمایا ہے وہ بالکل واضح اور بیّن ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے کر کے دکھا دیا ہے آپؐ کی زندگی کامل نمونہ ہے لیکن باوجود اس کے ایک حصہ اجتہاد کا بھی ہے جہاں واضح طور پر قرآن شریف یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی کمزوری کی وجہ سے کوئی بات نہ پا سکے تو اس کو اجتہاد سے کام لینا چاہیے مثلاً شادیوں میں جو بھاجی دی جاتی ہے اگر اس کی غرض صرف یہی ہے کہ تا دوسروں کو پھر اپنی شیخی اور بڑائی کا اظہار کیا جاوے تو یہ ریاکاری اور تکبر کے لئے ہو گی اس لئے حرام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص محض اسی نیت سے کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کا عملی اظہار کرے اور مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ پر عمل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے سلوک کرنے کے لئے دے تو یہ حرام نہیں۔ پس جب کوئی شخص اس نیت سے تقریب پیدا کرتا ہے اور اس میں معاوضہ ملحوظ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا غرض ہوتی ہے تو پھر وہ ایک سو نہیں خواہ ایک لاکھ کو کھانا دے منع نہیں۔ اصل مدار نیت پر ہے نیت اگر خراب اور فاسد ہو تو ایک جائز اور حلال فعل کو بھی حرام بنا دیتی ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 2، صفحہ 267، 270۔ 271، مطبوعہ 2022ء)

’’میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں۔ تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جسکو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔‘‘

(روحانی خزائن۔ جلد 3، صفحہ 403، ایڈیشن 2021ء)

# فرمودات خلفائے کرام

## رسوم و رواج۔ اللہ کا باغی بنادیتی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”انسان میں ایک مرض ہے جس میں یہ ہمیشہ اللہ کا باغی بن جاتا ہے اور اللہ کے رسول اور نبیوں اور اس کے اولوالعزموں اور ولیوں اور صدیقوں کو جھٹلاتا ہے۔ وہ مرض عادت، رسم و رواج اور دم نقد ضرورت یا کوئی خیالی ضرورت ہے۔ یہ چار چیزیں میں نے دیکھا ہے، چاہے کتنی نصیحتیں کرو جب وہ اپنی عادت کے خلاف کوئی بات دیکھے گا یا رسم کے خلاف یا ضرورت کے خلاف تو اس سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی عذر تلاش کرے گا۔“

(خطباتِ نورؔ۔ صفحہ 650)

## من گھڑت رسوم کے طوق

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ یعنی ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈالے ہوئے ہیں اور وہ ان کی ٹھوڑیوں تک چڑھ گئے ہیں اور وہ (دکھ سے بچنے کے لیے اپنی) گردنیں اونچی کر رہے ہیں۔

(سورۃ یٰسین آیت 9)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں:

”اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب شریعت نازل نہیں ہوتی تو انسان اپنی من گھڑت رسوم کے طوق اپنی گردن میں ڈال لیتا ہے اور ان رسوم کی سختی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ انسان اپنے سامنے کی چیز بھی نہیں دیکھ سکتا اور ان سے بچنے کے لیے آنکھیں بند کر کے اپنی گردن اونچی کرنے لگتا ہے۔ یعنی آنکھیں کھول کر یہ بھی نہیں دیکھتا کہ میں بیہودہ رسوم میں جکڑا ہوا ہوں، مگر تکلیف دور کرنے کے لیے کبھی کبھی اپنی گردن اونچی کرتا ہے یعنی قوم سے چوری چھپے ان رسوم کی تکلیف سے بچنا بھی چاہتا ہے۔“

(تفسیر صغیر۔ زیرِ آیت 9، سورۃ یٰسین)

## مغربی تہذیب و تمدن اور فیشن ہر گز باقی نہیں رہیں گے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”میرے نزدیک ہمیں زیادہ توجہ جس طرف دینی چاہئے وہ تعلیم ہے اور وہ بھی مذہبی تعلیم یہی تعلیم ہماری اولاد کے ہوش و حواس قائم رکھ سکتی ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ اس طرح دیوانہ وار یورپ کی تقلید کر رہے ہیں کہ اسے دیکھ کر شرم و ندامت سے سر جھک جاتا ہے۔ ہمیں نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہئے۔“

(الازھار لذوات الخمار یعنی اوڑھنی والیوں کے لئے پھول۔صفحہ 213، نیا ایڈیشن)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا:

”ہمارا فرض ہے کہ آپ کے ارشاد کے مطابق اسلام کی تعلیم کو دنیا میں قائم کریں۔ تمام رسم و رواج اور تمدنی پابندیوں کو ترک کر دیں تا وہ اسلامی فضا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے قائم ہو جائے۔ یاد رکھو کہ مغربی تہذیب و تمدن اور فیشن ہر گز باقی نہیں رہیں گے بلکہ مٹا دیئے جائیں گے اور ان کی جگہ دنیا میں اسلامی تمدن قائم ہو گا۔“ (خطبات محمودؓ۔ جلد 3، صفحہ 488)

## رسومات، بدعات انسانی پاؤں کی زنجیر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝ جو لوگ انکار کرتے ہیں ان کے لئے زنجیریں اور طوق ہیں اور آگ رکھی ہے۔ (سورۃ الدھر، آیت 5)

وہ زنجیر کیا ہے؟ وہ رسوم ہیں جن کا تعلق قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ مثلاً بیٹے کا بیاہ کرنا ہے تو خواہ پاس کچھ نہ ہو قرض لے کر رسوم پوری کرنی ہوتی ہیں۔ یہ زنجیر ہوتی ہے جو کافر کو جکڑے رہتی ہے اور وہ اس سے علیحدہ نہیں ہونے پاتا۔“

(الازھار لذوات الخمار، یعنی اوڑھنی والیوں کے لئے پھول۔ ارشادات حضرت مصلح موعودؓ، صفحہ 180)

پھر فرمایا:

”فضول رسمیں قوم کی گردن میں زنجیریں اور طوق ہوتے ہیں جو اسے ذلت اور ادبار کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔“

(خطبہ نکاح 27/مارچ 1931ء۔ خطباتِ محمودؓ، جلد 3، صفحہ 301)

## رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہِ ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اگر تم قربِ الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔ جب تک رسوم و بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھل نہیں سکتے۔“

(خطبہ جمعہ 09/ستمبر 1966ء۔خطباتِ ناصرؒ، جلد1، صفحہ 378-379)

## اپنا خود محاسبہ اور دوسروں کی نگرانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پس ہر احمدی پر، ہر احمدی خاندان اور ہر احمدی تنظیم پر یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو رسوم اور بدعتوں سے بچائے رکھے، محفوظ رکھے اور اس بات کی بھی نگرانی کرے کہ کوئی احمدی بھی رسوم و رواج کی پابندی کرنے والا نہ ہو اور بدعات میں پھنسا ہوا نہ ہو۔“

(خطبہ جمعہ 09/ستمبر 1966ء۔خطباتِ ناصرؒ، جلد1، صفحہ 385)

## ہر بدعت زبانِ حال سے قرآن کریم کو بدلنے کا مطالبہ کرتی ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اس نظام، اس تعلیم کے متعلق یہ جو مطالبہ ہے کہ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ یہ اگر ہم چودہ سو سالہ تاریخ پر نظر ڈالیں صرف مخالفین کا نہیں بلکہ ہر بدعت جو دنیا کے کسی علاقہ میں امت محمدیہ کے کسی گروہ میں پیدا ہوئی زبانِ حال سے یہ مطالبہ تھا کہ قرآن کو بدلو ہمارے لئے، ہماری مرضی کے مطابق بناؤ۔ وہ بد رسومات، ہر وہ عمل جو عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ تھا جو قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف تھا وہ زبانِ

حال سے کہہ رہا تھا کہ ہم بدلا ہوا قرآن چاہتے ہیں۔ وہ قرآن نہیں چاہتے، وہ تعلیم نہیں چاہتے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ نازل کی۔ اگر ہم احمدی واقع میں خدا تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے اور حقیقتاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے اسوہ سمجھنے والے اور آپ کے اعلانات کی قدر کرنے والے اِنِّیٓ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ کا بھی آپ نے اعلان کیا ہے، اس حقیقت کو سمجھنے والے ہیں تو ہمیں تمام بدرسومات کو چھوڑنا پڑے گا۔ تمام بدعملیوں سے اجتناب کرنا پڑے گا۔ وہ زندگی اپنے معاشرہ میں پیدا کرنی پڑے گی۔”

(خطبہ جمعہ یکم فروری 1980ء خطباتِ ناصرؒ جلد 8، صفحہ 535)

## بدعت اور بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔ ہمارے معاشرے میں خاص طور پر اور دنیا کے مسلمانوں میں عام طور پر بیسیوں، سینکڑوں شاید ہزاروں بدرسمیں داخل ہوچکی ہیں۔ احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں۔...

مَیں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لیے جس پاکیزگی کے قیام کے لیے محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بدرسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے اور مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لیے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے۔ دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعے اور جدوجہد کے ذریعہ اور حقیقۃً جو جہاد کے معنے ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اِس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو، ہمارے گھروں میں قائم ہو، ہمارے دلوں میں قائم ہو، ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو اور اس غرض سے کہ شیطان کے لیے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔”

(خطبہ جمعہ 23/جون 1967ء خطباتِ ناصرؒ جلد 1، صفحہ 758-763)

”ہمیشہ بچوں کے نیک صالح اور دیندار ہونے کی دعائیں کرتے رہنا چاہئے کیونکہ والدین کی دعائیں بچوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں“

(خطباتِ مسرور۔ جلد اول، صفحہ 155)

## رسموں سے آزاد ہونا ہمارے اپنے مفاد میں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس یہ ساری وہ رسمیں ہیں جن کے خلاف ہمیں جہاد کرنا ہے اور جماعت کو ان بوجھوں سے آزاد کرنا ہے ورنہ بہت سے جھگڑے بھی چل پڑیں گے۔ رسمیں اپنی ذات میں بھی بیہودہ چیزیں ہیں اور آپ کو ان سے آزاد کرانا آپ کی اپنی بھلائی میں ہے لیکن اس کے نتیجہ میں پھر اور جو بداثرات پیدا ہوتے ہیں اس سے سوسائٹی پھٹ جاتی ہے۔ اختلافات بڑھ جاتے ہیں، نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ دنیاداری بڑھ جاتی ہے، روحانیت کو بڑا شدید نقصان پہنچتا ہے۔ ایک دوسرے کے بعد پے در پے رونما ہونے والے نتائج ہیں جو اپنے بداثرات میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے رسموں کو معمولی نہ سمجھیں اگر آپ ان سے صَرفِ نظر کریں گے تو یہ بڑھ کر آخر کار آپ پر قابو پاجائیں گی پھر یہ پیرِ تسمہ پا بن جائیں گی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 16/دسمبر 1983ء۔خطباتِ طاہرؒ، جلد 2،صفحہ 636)

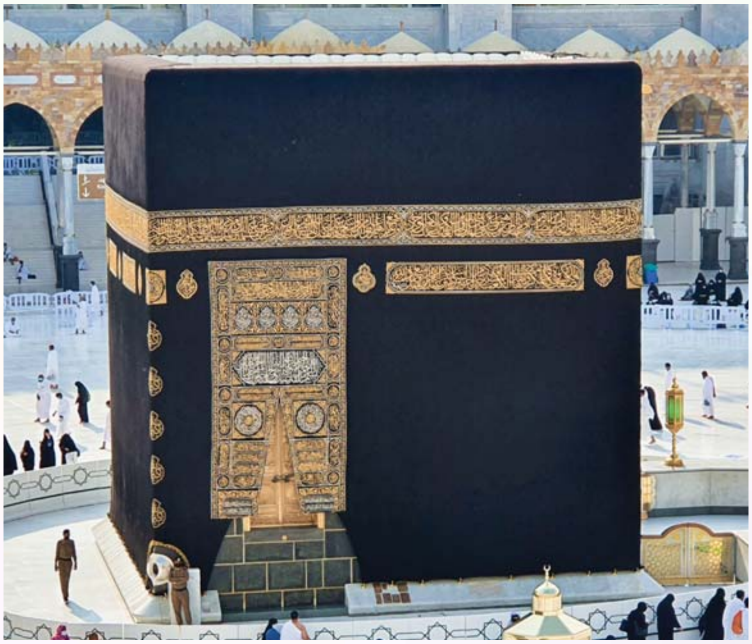

خانہ کعبہ مکہ معظّمہ

## کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### شرک و بدعت سے جہاں پامال ہے

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دِل میں آتا ہے مِرے سَو سَو اُبال

آنکھ تر ہے دِل میں میرے درد ہے
کیوں دِلوں پر اِس قدر یہ گرد ہے

دِل ہوا جاتا ہے ہردم بے قرار
کِس بیاباں میں نکالوں یہ غبار

ہوگئے ہم درد سے زیر و زبر
مَر گئے ہم پر نہیں تم کو خبر

آسماں پر غافلو اِک جوش ہے
کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے

ہوگیا دیں کفر کے حملوں سے چُور
چُپ رہے کب تک خداوندِ غیور

اِس صدی کا بیسواں اب سال ہے
شرک و بدعت سے جہاں پامال ہے

بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے
افترا کی کب تلک بنیاد ہے

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اِک جہاں کو لارہا ہے میرے پاس

لعنتی ہوتا ہے مَردِ مُفتری
لعنتی کو کب ملے یہ سروری

(اعجاز احمدی۔صفحہ 32،مطبوعہ 1902ء)

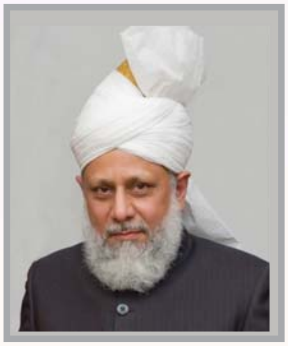

# ارشادات

## سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

### اللہ اور رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جب رسمیں بڑھتی ہیں تو پھر انسان بالکل اندھا ہوجاتا ہے اور پھر اگلا قدم یہ ہوتا ہے کہ مکمل طور پر ہوا و ہوس کے قبضہ میں چلاجاتا ہے جب کہ بیعت کرنے کے بعد تو وہ یہ عہد کر رہا ہے کہ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور اللہ اور اس کے رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حکومت مکمل طور پر اپنے اوپر طاری کر لے گا۔ اللہ اور رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں، یہی کہ رسم و رواج اور ہوا و ہوس چھوڑ کر میرے احکامات پر عمل کرو۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 103، مطبوعہ 2004ء)

### قال اللہ اور قال الرسولؐ کو ہر ایک راہ میں دستور العمل بنانا چاہیے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہمارا مقصد پیدائش بتایا ہے۔ ہر وہ عمل جو نیک عمل ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے وہ عبادت بن جاتا ہے۔ اگر یہ مدّ نظر رہے تو تبھی اسی چیز میں ہماری بقا ہے اور اسی بات سے پھر رسومات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں، بدعات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں، فضول خرچیوں سے بھی ہم بچ سکتے ہیں، لغویات سے بھی ہم بچ سکتے ہیں اور ظلموں سے بھی ہم بچ سکتے ہیں۔ یہ ظلم ایک تو ظاہری ظلم ہیں جو جابر لوگ کرتے ہی ہیں۔ ایک بعض دفعہ لاشعوری طور پر اس قسم کی رسم و رواج میں مبتلا ہو کر اپنی جان پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں۔ … جس معاشرے میں ظلم اور لغویات اور بدعات وغیرہ کی یہ باتیں ہوں، وہ معاشرہ پھر ایک دوسرے کا حق مارنے والا ہوتا ہے …

اگر ہم ان چیزوں سے بچیں گے تو ہم حق مارنے سے بھی بچ رہے ہوں گے۔ ظلموں سے بھی بچ رہے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی بن رہے ہوں گے اور آج احمدی سے بڑھ کر کون ایسے معاشرہ کا نعرہ لگاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوسروں کے حقوق قائم کرنے کی باتیں ہو رہی ہوں۔ آج احمدی کے علاوہ کس نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ آج احمدی کے علاوہ کس نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ آج احمدی کے علاوہ کس نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل بنائے گا۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 36-37)

## رسم و رواج کے طوق عبادات کے حق کی ادائیگی میں حارج ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہم دنیاداری میں پڑ کر رسم و رواج یا لغویات کے طوق پھر اپنی گردنوں میں ڈالے رہیں گے تو ہم نہ عبادتوں کا حق ادا کر سکتے ہیں نہ نور سے حصہ لے سکتے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے بارہ میں یہ فرمایا کہ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ (سورۃ الاعراف 7:158) کہ جو اس پر ایمان لانے والے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بری باتوں سے روکتا ہے اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے۔...

پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہم اس نبی پر بھی ایمان لائے ہیں جس نے ہمارے لئے حلال و حرام کا فرق بتا کر دین کے بارہ میں غلط نظریات کے طوق ہماری گردنوں سے اتارے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ باوجود ان واضح ہدایات کے پھر بھی بعض طوق اپنی گردنوں پر ڈال لئے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 39)

"باجماعت نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے" (حدیث نبویؐ، بخاری کتاب الاذان)

## نئی نئی بدعات ورسوم ردّ کرنے کے لائق ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جن رسموں کا دین سے کوئی واسطہ نہیں ہے، جو دین سے دور لے جانے والی، اللہ اور اس کے رسول کے احکامات اور ارشادات کی تخفیف کرنے والی ہیں وہ سب مردود رسمیں ہیں۔ سب فضول ہیں۔ ردّ کرنے کے لائق ہیں۔ پس ان سے بچو کیونکہ پھر یہ دین میں نئی نئی بدعات کو جگہ دیں گی اور دین بگڑ جائے گا۔...

آنحضرت ﷺ نے ان بدعتیں پیدا کرنے والوں کے لیے سخت انذار کیا ہے، سخت ڈرایا ہے۔ آپ کو اس کی بڑی فکر تھی۔ حدیث میں آتا ہے فرمایا میں تمہیں ان بدعتوں کی وجہ سے، تمہارے ہوا و ہوس کا شکار ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ خوف زدہ ہوں مجھے ڈر ہے کہ اس کی وجہ سے دین میں بگاڑ نہ پیدا ہو جائے۔ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں، صفحہ 105-106، مطبوعہ 2004ء)

## اسلام کی تعلیم کے لیے ہمارا راہنما قرآن شریف ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”رسم و رواج سے بچنا اور ہوا و ہوس سے بچنا اسلام کی تعلیم کا حصہ ہے اور اس تعلیم کو سمجھنے کے لیے ہمارے لئے رہنما قرآن شریف ہے۔ اور اصل میں تو اگر ایک مومن قرآن شریف کو مکمل طور پر اپنی زندگی کا دستور العمل بنالے تو تمام بُرائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ کسی بھی قسم کی ہوا و ہوس کا خیال تک بھی دل میں نہیں ہوتا کیونکہ یہ وہ پاک کتاب ہے جو ایک دستور العمل کے طور پر شریعت کو مکمل کرتے ہوئے، انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے پاک دل پر نازل فرمائی اور پھر جہاں ضرورت تھی آنحضرت ﷺ نے اپنے عمل سے اپنے فعل سے اپنے قول سے اس کی وضاحت فرمادی اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کو اپنے سر پر قبول کرو۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں۔ صفحہ 108-109، مطبوعہ 2004ء)

## چھٹی شرط بیعت کو ہمیشہ مدّنظر رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اپنے آپ کو معاشرے کے رسم و رواج کے بوجھ تلے نہ لائیں۔ آنحضرت ﷺ تو آپ کو آزاد کروانے آئے تھے اور آپ کو ان چیزوں سے آزاد کیا اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی جماعت میں شامل ہو کر آپ اس عہد کو مزید پختہ کرنے والے ہیں جیسا کہ چھٹی شرط بیعت میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے لکھا ہے کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا یعنی کوشش ہو گی کہ رسموں سے بھی باز رہوں گا اور ہوا و ہوس سے بھی باز رہوں گا تو قناعت اور شکر پر زور دیں۔ یہ شرط ہر احمدی کے لئے ہے چاہے وہ امیر ہو یا غریب۔ اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے اس کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے مدنظر رکھنا چاہیے۔‘‘ (خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 694)

## بے احتیاطیوں میں بڑھنے سے یہ طوق ہمارے گلے پڑ سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہم احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت کے بعد اس حقیقت کو دوبارہ سمجھے ہیں کہ یہ طوق اپنی گردنوں سے کس طرح اتارنے ہیں۔ اللہ کا احسان ہے کہ قبروں پر سجدے سے ہم بچے ہوئے ہیں۔ پیر پرستی سے عموماً بچے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ اِکّا دُکّا شکایات آتی بھی ہیں۔ عمومی طور پر بعض غلط قسم کے رسم و رواج سے ہم بچے ہوئے ہیں لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بعض چیزیں راہ پا رہی ہیں اگر ہم بے احتیاطیوں میں بڑھتے رہے تو یہ طوق پھر ہمارے گلوں میں پڑ جائیں گے جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے گلوں سے اتارے ہیں اور جن کو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتارنے کی پھر نصیحت فرمائی ہے اور پھر ہم دین سے دور ہٹتے چلے جائیں گے۔ اب ظاہر ہے جب ایسی صورت ہو گی تو پھر جماعت سے بھی باہر ہو جائیں گے۔ کیونکہ جماعت سے تو وہی جڑ کر رہ سکتے ہیں جو نور سے حصہ لینے والے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور کتاب سے حصہ لے رہے ہیں۔ جو اللہ اور رسول اور اس کی کتاب سے حصہ نہیں لے رہے وہ نور سے بھی حصہ نہیں لے رہے۔ جو نور سے حصہ لینے کی کوشش نہیں کر رہے وہ ایمان سے بھی دور جا رہے ہیں۔...

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کے قول پر عمل کرنے والے ہوں۔ رسم و رواج سے بچنے والے ہوں۔ دنیاوی ہوا و ہوس اور ظلموں سے دور رہنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نور سے ہم ہمیشہ حصّہ پاتے چلے جائیں۔ کبھی ہماری کوئی بدبختی ہمیں اس نور سے محروم نہ کرے۔‘‘ (خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 39-40)

## ہر عمل محض للہ اور اسوہ رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے کیا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آج کل دیکھیں مسلمانوں میں خوشیوں کے موقعوں پر بھی زمانے کے زیر اثر طرح طرح کی بدعات اور لغویات راہ پا گئی ہیں اور غموں کے موقعوں پر بھی طرح طرح کی بدعات اور رسومات نے لے لی ہے۔ لیکن ایک احمدی کو ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جو کام بھی وہ کر رہا ہے اس کا کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ نظر آنا چاہئے اور ہر عمل اس لئے ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جو حدود قائم کی ہیں ان کے اندر رہتے ہوئے ہر کام کرنا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 34)

مسجد مبارک اسلام آباد یوکے

## منظوم کلام سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

### نشانِ کفر و بدعت کو مٹا دیں

خدایا اے مرے پیارے خدایا
الٰہ العالمیں رب البرایا

ہو سب میرے عزیزوں پر عنایت
ملے تجھ سے انہیں تقویٰ کی خلعت

ترا الہام بھی ہو اِن پہ نازل
ترا اکرام بھی ہو ان کے شامل

بِنائے شرک کو جڑ سے ہلا دیں
نشانِ کفر و بدعت کو مٹا دیں

بڑھیں اور ساتھ دنیا کو بڑھائیں
پڑھیں اور ایک عالم کو پڑھائیں

الٰہی دور ہوں ان کی بلائیں
پڑیں دشمن پہ ہی اس کی جفائیں

ہوں بحرِ معرفت کے یہ شناور
سمائے علم کے ہوں مہرِ انور

یہ قصرِ احمدی کے پاسباں ہوں
یہ ہر میداں کے یا رب پہلواں ہوں

ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں
یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں

(کلامِ محمود صفحہ 146-147)

# شادی بیاہ سے متعلق بد رسوم

## شادی بیاہ پر فضول خرچی بد رسم اور روپیہ کا ضیاع ہے

بیاہ شادی کی بد رسوم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ پیسہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتش بازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں، ڈوم ڈھاریوں کو دینا، یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔'' (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 49، ایڈیشن 1988ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''رنڈی کا تماشا یا آتش بازی فسق و فجور اور اسراف ہے۔ یہ جائز نہیں۔'' (ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 227، ایڈیشن 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

''ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے''۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 70، ایڈیشن 1988ء)

آج سے سو سال پہلے یا اس سے زیادہ پہلے اس زمانے میں تو صد ہا روپیہ کا خرچ بھی بہت بڑا خرچ تھا۔ لیکن آج کل تو صد ہا کیا لاکھوں کا خرچ ہوتا ہے اور اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ ہوتا ہے۔ جو شاید اس زمانے کے صد ہا روپوں سے بھی اب زیادہ ہونے لگ گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آتش بازی وغیرہ بھی حرام ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 49، ایڈیشن 1988ء)

شادیوں پر آتش بازی کی جاتی ہے۔ اب لوگ اپنے گھروں میں چراغاں بھی شادیوں پر کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ کر لیتے ہیں۔... مہنگائی نے کمر توڑ دی ہے۔ اور دوسری طرف بعض گھر ضرورت سے زیادہ اسراف کر کے نہ صرف ملک کے لئے نقصان کا باعث بن رہے ہیں بلکہ گناہ بھی مول لے رہے ہیں۔...

جماعت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ غمی کے موقعوں پر جو رسوم ہیں ان سے تو بچے ہوئے ہیں۔ ساتواں دسواں، چالیسواں، یہ غیر احمدیوں کی رسمیں ہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔ جو بعض دفعہ بلکہ اکثر دفعہ یہی ہوتا ہے کہ یہ رسمیں گھر والوں پر بوجھ بن رہی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر معاشرے کے زیر اثر ایک قسم کی بد رسومات میں مبتلا ہوئے تو دوسری قسم کی رسومات بھی راہ پا سکتی ہیں اور پھر اس قسم کی باتیں یہاں بھی شروع ہو جائیں گی۔''

(خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 35-36)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”رنڈی کا تماشا یا آتش بازی فسق و فجور اور اسراف ہے۔ یہ جائز نہیں۔“ (ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 227، ایڈیشن 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

”ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صد ہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے“۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 70، ایڈیشن 1988ء)

آج سے سو سال پہلے یا اس سے زیادہ پہلے اس زمانے میں تو صد ہا روپیہ کا خرچ بھی بہت بڑا خرچ تھا۔ لیکن آج کل تو صد ہا کیا لاکھوں کا خرچ ہوتا ہے اور اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ ہوتا ہے۔ جو شاید اس زمانے کے صد ہا روپوں سے بھی اب زیادہ ہونے لگ گیا ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آتش بازی وغیرہ بھی حرام ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 49، ایڈیشن 1988ء)

شادیوں پر آتش بازی کی جاتی ہے۔ اب لوگ اپنے گھروں میں چراغاں بھی شادیوں پر کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ کر لیتے ہیں۔... مہنگائی نے کمر توڑ دی ہے۔ اور دوسری طرف بعض گھر ضرورت سے زیادہ اسراف کر کے نہ صرف ملک کے لئے نقصان کا باعث بن رہے ہیں بلکہ گناہ بھی مول لے رہے ہیں۔...

جماعت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ غمی کے موقعوں پر جو رسوم ہیں ان سے تو بچے ہوئے ہیں۔ ساتواں دسواں، چالیسواں، یہ غیر احمدیوں کی رسمیں ہیں ان پر عمل نہیں کرتے۔ جو بعض دفعہ بلکہ اکثر دفعہ یہی ہوتا ہے کہ یہ رسمیں گھر والوں پر بوجھ بن رہی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر معاشرے کے زیر اثر ایک قسم کی بد رسومات میں مبتلا ہوئے تو دوسری قسم کی رسومات بھی راہ پا سکتی ہیں اور پھر اس قسم کی باتیں یہاں بھی شروع ہو جائیں گی۔“

(خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 35-36)

## بُرائی اور بدعت پیدا کرنے والی رسوم سے پرہیز کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے لیے ہر اس چیز سے بچنا ہوگا جو دین میں بُرائی اور بدعت پیدا کرنے والی ہے... ان میں جہیز ہیں، شادی کے اخراجات ہیں، ولیمے کے اخراجات ہیں، طریقے ہیں اور بعض دوسری رسوم ہیں جو بالکل ہی لغویات اور بوجھ ہیں۔ ہمیں تو خوش ہونا چاہیے کہ ہم ایسے دین کو ماننے والے ہیں جو معاشرے کے، قبیلوں کے، خاندان کے رسم و رواج سے جان چھڑانے والا ہے۔ ایسے رسم و رواج جنہوں نے زندگی اجیرن کی ہوئی تھی۔ نہ کہ ہم دوسرے مذاہب والوں کو دیکھتے ہوئے ان لغویات کو اختیار کرنا شروع کر دیں۔“ (خطباتِ مسرور۔ جلد 3، صفحہ 691-692)

## مہندی کی رسم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:

”مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں، کارڈ چھپوائے جاتے ہیں، سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے اور ہر دن نیا سٹیج بھی سج رہا ہوتا ہے اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے اور آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور غیر احمدی تو یہ کرتے ہی تھے۔ اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ بڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے، معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں۔...

بعض لوگ ضرورت سے زیادہ اب ان رسموں میں پڑنے لگ گئے ہیں... اب مَیں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسوم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کریں۔“ (خطبہ جمعہ مورخہ 15 جنوری 2010ء خطباتِ مسرور، جلد 8، صفحہ 34-35)

## دَف سے اعلان

پھر فرمایا: ”جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام قرار نہیں دیتا بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بُری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں۔“ (ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 355-354، ایڈیشن 1988ء)

آپ مزید فرماتے ہیں:

”دَف کے ساتھ شادی کا اعلان کرنا بھی اس لیے ضروری ہے کہ آئندہ اگر جھگڑا ہو تو ایسا اعلان بطور گواہ ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی شخص نسبت اور ناطہ پر شکر وغیرہ اس لیے تقسیم کرتا ہے کہ وہ ناطہ پکا ہو جاوے تو گناہ نہیں ہے اگر یہ خیال نہ ہو بلکہ اس سے مقصد صرف اپنی شہرت اور شیخی ہو تو پھر جائز نہیں۔“ (ملفوظات، جلد 4، صفحہ 52، ایڈیشن 1984ء)

## شادی کارڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات Pence میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی۔ لیکن بلاوجہ مہنگے مہنگے کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے۔ صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈ پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ تو اس طرح بے شمار جگہیں ہیں جہاں بچت کی جاسکتی ہے۔“ (خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 334)

## شادیوں میں ناچ گانے اور ڈانس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اب شادی کو دَف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔“

(ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 355، ایڈیشن 1988ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

”عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے۔...جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔“ (خطباتِ مسرور۔ جلد 2، صفحہ 94)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مزید فرماتے ہیں کہ:

”مَیں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔...

بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلّڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں۔ چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں۔“ (خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 686۔688)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کے رہنے والوں کے بعض رسم ورواج ہوتے ہیں اور اُن میں سے ایک قسم جو رسم ورواج کی ہے وہ ان کی شادی بیاہوں کی ہے۔... ہمارے ملکوں میں شادی کے موقعوں پر ایسے ننگے اور گندے گانے لگادیتے ہیں کہ ان کو سن کر شرم آتی ہے۔ایسے بے ہودہ اور لغو گندے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں کہ پتہ نہیں لوگ سنتے کس طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات اور فضول حرکتوں سے محفوظ ہے لیکن جس تیزی سے دوسروں کی دیکھا دیکھی ہمارے پاکستانی ہندوستانی معاشرہ میں یہ چیزیں راہ پارہی ہیں۔ دوسرے مذہب والوں کی دیکھا دیکھی جنہوں نے تمام اقدار کو بھلادیا ہے اور ان کے ہاں تو مذہب کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔شرابیں پی کر خوشی کے موقع پر ناچ گانے ہوتے ہیں، شور شرابے ہوتے ہیں، طوفان بدتمیزی ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس معاشرے کے زیر اثر احمدیوں پر بھی اثر پڑسکتا ہے بلکہ بعض اِکّا دُکّا شکایات مجھے آتی بھی ہیں۔تو یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔...

اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم ورواج بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حَکَم وعدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام بُرائیوں اور لغو رسم ورواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔تو اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(خطباتِ مسرور۔جلد سوم،صفحہ 685۔700)

## حق مہر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

''(مہر) تراضی طرفین سے جو ہو اس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا حدیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوا کرتی ہے ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیت اور ہوتی ہے اور محض نمود کے لیے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے۔صرف ڈراوے کے لیے یہ لکھا جایا کرتا ہے کہ مرد قابو میں رہے اور اس سے پھر دوسرے نتائج خراب نکل سکتے ہیں۔ نہ عورت والوں کی نیت لینے کی ہوتی ہے نہ خاوند کی دینے کی۔

میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اس کی نیت ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا ورغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا جس قدر کہ مقرر شدہ ہے۔تب تک مقررہ مہر نہ دلایا جائے اور اس کی حیثیت اور رواج وغیرہ کو مدنظر رکھ کر پھر فیصلہ کیا جائے کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے نہ قانون۔''

(ملفوظات۔جلد 3،صفحہ 284،ایڈیشن 1988ء)

## سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر کی مقدار کی بابت راہنمائی

آپؓ فرماتے ہیں: ”میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کردو اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے۔ گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے۔ اس بناء پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کردینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی بڑی قربانی ہے کہ جس کے بدلہ میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس حساب سے ایک سال تک کی آمد جو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔ بیوی کے مہر میں مقرر کردینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 12/دسمبر 1940ء)

## مغربی ممالک میں حق مہر کے متعلق ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں یہاں یورپ میں بعض دفعہ ایسے جھگڑے آجاتے ہیں کہ ملکی قانون جو ہے وہ حقوق دلوا دیتا ہے طلاق کی صورت میں وہ کافی ہے حق مہر نہیں دینا چاہئے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ حقوق بعض دفعہ اگر بچے ہوں تو بچوں کے ہوتے ہیں۔ دوسرے کچھ حد تک اگر بیوی کے ہوں بھی تو وہ ایک وقت تک کے لئے ہوتے ہیں اس لئے بعد میں یہ مطالبہ کرنا کہ حق مہر نہ دلوایا جائے اور حق مہر میں اس کو ایڈجسٹ کیا جائے یہ میرے نزدیک جائز نہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پہلی تو بات یہ کہ دیکھ کر حق مہر مقرر کیا جائے۔ حیثیت سے بڑھ کر نہ ہو۔ اس کا تعیّن قضا کرسکتی ہے کتنا ہے۔ اور جب تعین ہوگیا ہے تو فرمایا کہ یہ تو ایک قرض ہے اور قرض کی ادائیگی بہرحال کرنی ضروری ہے اس لئے یہ بہانے نہیں ہونے چاہئیں کہ حق مہر ادا نہیں کیا۔ تو یہ قرض جو ہے وہ قرض کی صورت میں ادا ہونا چاہئے اس کا ان حقوق سے کوئی تعلق نہیں جو ملکی قانون دلواتے ہیں۔“

(خطباتِ مسرور، جلد 3، صفحہ 697-698)

## شلیمہ

مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب اپنے مکتوب محررہ 15؍ دسمبر 2023ء میں تحریر کرتے ہیں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹس موصول ہوئی ہیں کہ آج کل ایک رسم رواج پا رہی ہے کہ شادی کے موقع پر لڑکی اور لڑکے والے رخصتی اور لڑکے کی طرف سے ولیمہ کا فنکشن علیحدہ علیحدہ کرنے کے بجائے رقم اکٹھی کر کے بڑے بڑے مہنگے ہوٹلوں یا شادی ہالز میں ایک ہی فنکشن کر رہے ہیں اور اس طرح شادی اور ولیمہ کو اکٹھا کر کے Shaleema (شلیمہ) کا نام دیا جا رہا ہے۔

اس حوالہ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی ہے کہ:

''یہ غلط ہے اور شرعاً غلط ہے۔ ولیمہ تو جب تک میاں بیوی کو خلوت صحیحہ میسر نہ ہو، نہیں ہوسکتا۔ (خلوتِ صحیحہ کا مطلب ہے کہ میاں بیوی کا رخصتانہ کے بعد کسی ایسی جگہ پر تنہائی میں اکٹھے ہونا جہاں ان کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہ جا سکے۔)''

## شادیوں پر کھانے کا انتظام مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ احمدی لڑکے، خدام، اطفال کی ٹیم بنائی جائے جو اس طرح شادیوں وغیرہ پر کام کریں۔ خدمت خلق کا کام بھی ہو جائے گا اور اخراجات میں بھی کمی ہو جائے گی۔ بہت سے گھر ہیں جو ایسے بیروں وغیرہ کو رکھنا Afford ہی نہیں کر سکتے لیکن دکھاوے کے طور پر بعض لوگ بلا بھی لیتے ہیں تو اس طرح احمدی معاشرے میں باہر سے لڑکے بلانے کا رواج بھی ختم ہو جائے گا۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ یا اگر لڑکیوں کے فنکشن ہیں تو لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں۔ اور اگر زیادہ ہی شوق ہے کہ ضرور ہی خرچ کرنا ہے، Serve کرنے والے لڑکے بلانے ہیں یا لوگ بلانے ہیں تو پھر مردوں کے حصے میں مرد آئیں۔ یہاں مَیں نے دیکھا ہے کہ عورتیں بھی Serve کرتی ہیں عورتوں کے حصے میں تو وہاں پھر عورتوں کا انتظام ہونا چاہئے اور اس بارہ میں کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بعض لوگ دیکھا دیکھی خرچ کر رہے ہوتے ہیں تو یہ ایک طرح کا احساس کمتری ہے۔ کسی قسم کا احساس کمتری نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یہ ارادہ کر لیں کہ ہم نے قرآن کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور پاکیزگی کو بھی قائم رکھنا ہے تو کام تو ہو ہی جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کو ثواب بھی مل رہا ہو گا۔''

(خطباتِ مسرور۔ جلد 2، صفحہ 88)

## عورتوں سے مہر بخشوانا

پاک و ہند میں ایک رسم عورتوں سے مہر بخشوانے کی پائی جاتی ہے۔ اس کے متعلق اصولی ہدایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

”یہ عورت کا حق ہے اسے دینا چاہئے۔ اوّل تو نکاح کے وقت ہی ادا کر دے۔ ورنہ بعد ازاں ادا کرنا چاہئے۔ پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر خاوند کو بخش دیتی ہیں۔ یہ صرف رواج ہے جو مروت پر دلالت کرتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 606، ایڈیشن1988ء)

## ولیمہ پر بہت بڑی دعوت ضروری نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”دوسرے ولیمہ ہے جو اصل حکم ہے کہ اپنے قریبیوں کو بلا کر ان کی دعوت کی جائے۔ اگر دیکھا جائے تو اسلام میں شادی کی دعوت کا یہی ایک حکم ہے۔ لیکن وہ بھی ضروری نہیں کہ بڑے وسیع پیمانے پر ہو حسب توفیق جس کی جتنی توفیق ہے بلا کر کھانا کھلا سکتا ہے۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد 8، صفحہ 36)

## اسلام میں رخصتی کی کیا اہمیت ہے

مورخہ 11/ جون 2023ء کو امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ واقفاتِ نو کینیڈا کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

ایک سوال کیا گیا کہ اسلام میں رخصتی کی کیا اہمیت ہے اور ہمیں عموماً یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ ہم نکاح کے بعد اور رخصتی سے پہلے اپنے شوہر سے علیحدگی میں نہیں مل سکتے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو کہ اسلام تو نکاح کا کہتا ہے، رخصتی تو ہماری traditional شادیاں ہیں۔ Once Nikah is performed تم آزاد ہو میاں بیوی بن گئے۔ اسلامی point of view سے میاں بیوی بن گئے۔ اب چاہے رخصتی کرو یا مسجد سے نکاح کے بعد خاوند یا لڑکا لڑکی کا ہاتھ پکڑے اور اپنے گھر لے جائے، ماں باپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اس کو روکیں۔ ہاں! کیونکہ ہماری روایتیں ایسی ہیں اور ہم Indo Pakistan میں رہنے والے بہت سارے انڈین کلچر، ہندو کلچر یا وہاں کا جو traditional کلچر تھا اس سے influence ہو گئے ہیں اس لیے ہمارے ہاں رخصتیوں وغیرہ کا خاص اہتمام ہونے لگ گیا کہ رخصتی ہونی ہے۔ otherwise نکاح ہی اصل چیز ہے اور بجائے شادیوں پر خرچ کرنے کے بہتر طریقہ بھی یہی ہے۔

اوّل تو نکاح سے پہلے ایک منگنی کا فنکشن ہوتا ہے اس پر ہم نے انگوٹھی پہنانی ہے، اس پر ایک دھوم دھام اور دعوت ہوتی ہے، پیسے ضائع کیے جاتے ہیں۔ پھر نکاح ہوتا ہے، نکاح کا فنکشن کرتے ہوئے ایک اور پیسوں کا خرچہ۔ نکاح ہو جائے تو اس کے بعد کہتے ہیں شادی ہونی ہے۔ اب شادی ہو جائے تو چلو ٹھیک ہے۔ شادی سے ایک دو دن پہلے پھر مہندی کی رسمیں ہوتی ہیں۔ وہ مہندیاں جب تک نہ لگیں، دعوتیں نہ ہوں، ڈھول ڈھمکے نہ ہوں، گانے بجانے نہ ہوں، دو سو آدمیوں کی دعوت نہ ہو اس وقت تک لڑکے اور لڑکی والوں کی تسلی نہیں ہوتی کہ مزہ نہیں آیا۔ اس کے بعد شادی ہوتی ہے، شادی پر خرچ کرتے ہو، تو ایک فنکشن کے لیے تم لوگ چار فنکشن کرتے ہو۔ حالانکہ اسلامی طریقہ یہی ہے جو تم کہہ رہی ہو کہ نکاح ہو گیا تو رخصتی ہو جائے اور سادہ طریقہ یہی ہے، اس سے جو پیسے بچتے ہیں وہ بہتر ہے کہ بجائے اتنے فنکشن کرنے کے کسی غریب کی شادی کے اوپر خرچ کر دو۔

سادگی سے رخصتی ہونی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سادگی سے ہی رخصتی ہوا کرتی تھی بلکہ بعض صحابہؓ کی شادی ہو جاتی تھی تو آپؐ کے علم میں بھی نہیں آتا تھا کہ اس کی شادی ہو گئی ہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی کو آپؐ نے دیکھا اس کے کپڑوں پر رنگ لگا ہوا تھا، آپؐ نے کہا کہ لگتا ہے تمہاری شادی ہو گئی ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں کل یا پرسوں میری شادی ہوئی ہے، گھر میں نکاح ہوا تھا اور وہیں شادی و رخصتی ہو گئی۔ تو آپؐ نے کہا اچھا ٹھیک ہے، بڑا اچھا ہوا، مبارک ہو۔ لیکن ولیمے کی دعوت اسلام میں ضروری ہے تو جا کر ولیمہ کرو چاہے ایک بکری کا ولیمہ کرو۔ تو نکاح اور دعوت ولیمہ یہ ضروری چیزیں ہیں۔ تم میں اگر اتنی ہمت ہے تو زمانے اور اپنے گھر والوں سے لڑائی کرو اور نکاح کے بعد رخصتی کروالو۔ جب شادی ہو گی تو پھر سٹینڈ لے لینا، کہہ دینا اسلامی طریقہ تو یہی ہے، میری طرف سے اجازت ہے۔

(روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 22/ جون 2023ء)

## شادی کے موقع پر نمود و نمائش

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں جیسے بَری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دلہن کے لیے بھیجتے ہیں اس کا اظہار،

پھر جہیز کا اظہار باقاعدہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے۔ باقی سب فضول رسمیں ہیں۔....

یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی برکت ہے اور ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو آپ کے بزرگوں نے دیں اور ان کی دعاؤں کی برکت ہے۔ تو بعض ایسے ہیں جو بجائے اس کے کہ ان فضلوں اور برکتوں کا اظہار اس کے حضور جھکتے ہوئے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہوئے کریں اس کی بجائے شادی بیاہوں میں نام ونمود کی خاطر، خود نمائی کی خاطر ان رسموں میں پڑ کر یہ اظہار کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر شادیوں پر، ولیموں پر کھانوں کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے اور دکھاوے کی خاطر کئی کئی ڈشیں بنائی جا رہی ہوتی ہیں تو جو غریب یا کم استطاعت والے لوگ ہوتے ہیں وہ بھی دیکھا دیکھی جہیز وغیرہ کی نمائش کی خاطر مقروض ہو رہے ہوتے ہیں۔ پھر بعض دفعہ بچیوں والے لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کے مطالبہ کی وجہ سے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بہو جہیز بھی نہیں لائی، مقروض ہوتے ہیں۔ تو لڑکے والوں کو بھی کچھ خوف خدا کرنا چاہیے۔ صرف رسموں کی وجہ سے، اپنا ناک اونچا رکھنے کی وجہ سے غریبوں کو مشکلات میں، قرضوں میں نہ گرفتار کریں۔“

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں۔ صفحہ 92-93)

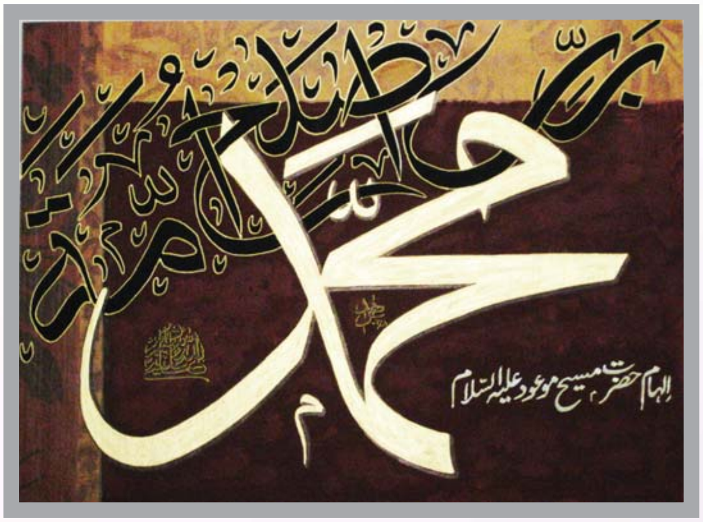


منظوم کلام سیّدنا حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں

مومنوں پر کفر کا کرنا گماں
ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشاں؟

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیں

شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو! تمہیں خوفِ عقاب

سخت شورے اوفتاد اندر زمیں
رحم کن برخلق اے جاں آفریں!

کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے، اے ربّ الوریٰ!

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 514)

# وفات سے متعلقہ بد رسومات

## وفات پر بدعات اور رسومات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران 32:3) اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں۔ حالانکہ چاہیے کہ مردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت ﷺ کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت ﷺ کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔" (ملفوظات۔ جلد سوم، صفحہ 316، ایڈیشن 1988ء)

## جزع فزع کرنے سے منع کیا ہے

حضرت حمزہؓ کی تدفین کے متعلق مذکور ہے کہ آپ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا۔ جب آپ کا سر ڈھانکا جاتا تو کپڑا پاؤں سے ہٹ جاتا اور جب پاؤں ڈھانکے جاتے تو چہرے سے کپڑا سرک جاتا۔ اس پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا چہرہ ڈھانک دیا جائے اور پاؤں کو گھاس سے ڈھک دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس لوٹے تو معلوم ہوا کہ انصاری عورتیں انصاری شہداء کے لیے رو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں؟ انصار خواتین کو علم ہوا تو وہ جمع ہوگئیں اور حمزہؓ کے لیے رونا شروع کیا اور بین کرنے لگیں۔ اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ انہیں کہو کہ اب گھروں کو چلی جائیں اور آئندہ کسی مرنے والے کا ماتم اور بین نہ کریں۔ (خلاصہ خطبہ جمعہ یکم مارچ 2024ء۔ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 4 مارچ 2024ء)

"ہمیشہ دعا میں لگے رہو نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا۔"

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد 3، صفحہ 63، ایڈیشن 1988ء)

## کیا جنازہ کے ساتھ خواتین قبرستان ساتھ جاسکتی ہیں؟

سوال: ایک خاتون نے جنازہ کے ساتھ خواتین کے قبرستان جانے، تدفین کے وقت ان کے مردوں کے پیچھے کھڑے ہونے یا گاڑیوں میں بیٹھے رہنے کے بارے میں حضور انور سے مسئلہ دریافت کیا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 09/ جون 2018ء میں درج ذیل ارشاد فرمایا، حضور انور نے فرمایا:

جواب: مستند احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے عموماً خواتین کو جنازہ کے ساتھ قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے لیکن اس بارے میں خواتین پر بہت زیادہ سختی بھی نہیں کی گئی اور اگر کسی خاص وجہ سے کوئی عورت جنازہ کے ساتھ دیکھی گئی تو اس سے آنحضور ﷺ نے درگزر فرمایا۔

زمانہ جاہلیت میں میت پر نوحہ کا بہت زیادہ رواج تھا اور زیادہ تر نوحہ عورتیں ہی کیا کرتی تھیں۔ اسلام نے نوحہ کو حرام قرار دیا تو اس کے ساتھ ہی عورتوں کو بھی عموماً میت کے ساتھ قبرستان جانے سے منع کر دیا گیا تا کہ ان میں سے کوئی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے تدفین کے وقت واویلے کی صورت پیدا نہ کر دے۔ علماء سلف اور فقہاء نے بھی خواتین کے جنازہ کے ساتھ جانے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک اور آپ کے بعد خلفائے احمدیت کے زمانہ میں عموماً یہی طریق رہا ہے کہ جنازہ پڑھتے وقت عورتوں کو الگ انتظام کے ساتھ نماز جنازہ میں تو شامل ہونے دیا جاتا ہے لیکن تدفین کے وقت عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

پس کسی خاص وجہ کے علاوہ عورتوں کو جنازہ کے ساتھ قبرستان نہیں جانا چاہیے، لیکن اگر کسی مجبوری کے تحت خواتین کو جنازہ کے ساتھ قبرستان جانا پڑ جائے تو جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں تحریر کیا ہے انہیں تدفین کے وقت اپنی گاڑیوں میں ہی بیٹھے رہنا چاہیے اور قبر تیار ہونے پر مردوں کے وہاں سے ہٹ جانے کے بعد اگر وہ چاہیں تو قبر پر دعا کر سکتی ہیں۔ (سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 15 جنوری 2021ء)

## میّت کے لیے صدقہ دینا اور قرآن شریف پڑھنا

سوال: کیا میّت کو صدقہ و خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے؟

جواب: ”میّت کو صدقہ خیرات جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے جو میّت کے حق میں کرنی چاہیے۔ میّت کے حق میں صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔“

(ملفوظات۔ جلد 5، صفحہ 1-2، ایڈیشن 1988ء)

## قبروں پر چراغ جلانا

عَنِ ابْنِ عَبَاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَ السُّرُجَ۔ (جامع ترمذی۔ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء في کراھیة ان یتخذ علی القبر مسجدا)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور ان پر جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور ان پر جو قبروں پر چراغ جلاتے ہیں۔

## قبروں پر پھول لگانا

سوال ہوا کہ اس بات میں کیا مصلحت ہے کہ ہم قبروں کے اردگرد پھول لگاتے ہیں لیکن قبروں کے اوپر پھول نہیں رکھ سکتے؟ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''قبروں پر پھول لگانا سنت نہیں ہے۔سادہ مٹی کی قبر ہونی چاہیے مگر سجانا کسی چیز کو باغات اور پھول یہ رسول اللہ ﷺ کو پسند تھے۔اس لیے اردگرد جو روشیں ہیں ان پر پھول لگا دیتے ہیں۔اس کا کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ قبروں پر نہیں ہوتے۔وہ علاقے کو سجانے کی خاطر ہوتے ہیں۔'' (لجنہ سے ملاقات 6 فروری 2000ء۔روزنامہ الفضل ربوہ، 25 نومبر 2000ء، صفحہ 3-4)

## وفات والے گھر کھانا بھجوانا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے کہ جب کسی بھائی کے گھر میں ماتم ہو جائے تو دوسرے لوگ اپنے گھر میں اس کا کھانا تیار کریں۔ اس پر آپؑ نے فرمایا:

''نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی کے لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ ایسا کیا جاوے'' (ملفوظات۔جلد 5، صفحہ 233، ایڈیشن 1988ء)

# متفرق رسوم

## بچوں کی سالگرہ منانا

چھوٹے بچوں کی سالگرہ منانے کے متعلق محترم ناظم صاحب دارالقضاء قادیان کے خط کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 20/اکتوبر 2020ء میں درج ذیل جواب ارشاد فرمایا:

''گھر پر چھوٹے بچوں کی گھر والوں کے ساتھ اس طرح سالگرہ منانا اور کیک وغیرہ کاٹ لینا جس میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو، فضول خرچی نہ ہو اور کوئی غیر اسلامی حرکت نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ نہ کچھ صدقہ بھی دینا چاہیے اور بچوں کو یہ بھی تلقین کرنی چاہیے کہ وہ اس روز خاص طور پر نوافل ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے انہیں صحت والی زندگی عطا فرمائی اور آئندہ زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگیں۔'' (ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 21 جنوری 2022ء)

## ہم برتھ ڈے (Birthday) کیوں نہیں مناتے؟

ایک میٹنگ میں نائب مہتمم مال انڈونیشیا نے سوال کیا کہ ہم برتھ ڈے کیوں نہیں مناتے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم برتھ ڈے نہیں مناتے۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برتھ ڈے بھی نہیں مناتے بلکہ ہم جلسہ سیرۃ النبیؐ کرتے ہیں۔

فرمایا: اگر کوئی مجھے یاد کروائے کہ آج میری برتھ ڈے ہے تو میں دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے زندگی دی ہے اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے اور دعا کرتا ہوں کہ آئندہ اللہ کا فضل ہمیشہ شاملِ حال رہے۔

فرمایا: برتھ ڈے کے موقعہ پر موم بتیاں جلانا، کیک کاٹنا اور دعوتوں پر رقم خرچ کرنے سے کہیں بہتر ہے کہ یہ رقم غرباء کو صدقہ میں دے دو، چیریٹی آرگنائزیشن ہے، اُن کو دے دو۔ وہ غریبوں کی مدد کرتی ہیں، اُن کے کام آجائے گی۔ ہیومینٹی فرسٹ ہے، اس کو بھی دے سکتے ہیں۔ تو اس طرح رقم اِدھر اُدھر ضائع کرنے کی بجائے غرباء کے کام آجائے گی تو خدا کی رضا کی خاطر یہ کام کر کے ہم اپنی برتھ ڈے منا سکتے ہیں۔

میٹنگ کے آخر پر صدر صاحب سنگاپور نے بتایا کہ برتھ ڈے کے ذکر سے مجھے یاد آیا کہ آج میری برتھ ڈے ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دو نفل پڑھو اور صدقہ دو اور اپنی عاملہ کو اپنے ساتھ لے کر میرے ساتھ تصویر بنواؤ۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔18/اکتوبر2013ء)

## بچے کی جنس کا علم ہونے پر کیک کاٹنے کی رسم

مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر اپنے سرکلر محررہ 15/دسمبر 2023ء میں تحریر کرتے ہیں کہ:

''ایک اور رسم رواج پا رہی ہے کہ حمل کے پانچویں / چھٹے ماہ الٹرا ساؤنڈ کر کے ہونے والے بچے کی جنس بتا دی جاتی ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس موقع پر ایک پارٹی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور تمام عزیزوں اور دوستوں کے سامنے ایک کیک کاٹا جاتا ہے جس کے اندر نیلا رنگ یا گلابی رنگ نکلتا ہے۔ نیلا رنگ لڑکے جبکہ گلابی رنگ لڑکی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس تقریب کو gender reveal کا نام دیا جاتا ہے۔''

اس حوالہ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ جو رسم بچے کی جنس کا علم ہونے پر کیک کاٹنے کی مناتے ہیں، یہ بھی بدعات پیدا کر رہے ہیں اور غلط قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ بعض دفعہ تو جو جنس کی رپورٹ بتائی جاتی ہے وہ غلط بھی ہو جاتی ہے۔ اس قسم کی بدعات سے بچنا چاہئے۔ جو پیسہ ان پارٹیوں پر خرچ کرنا ہے وہی کسی ضرورتمند غریب کو دے دیں یا کسی ایسی چیریٹی کو دے دیں جو غریبوں کی مدد کرتی ہے۔ پیسہ یا دولت آنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے غلط طور پر استعمال کیا جائے اور لامذہب اور دنیاداروں کی رسومات کو اپنا لیا جائے۔''

## عورتوں اور مردوں کا ہاتھ ملانا

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنے خاوند کے بھائیوں، کزن یا اپنے کزن سے ہاتھ ملا کر السلام علیکم کرسکتی ہے؟ اس پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ہاتھ ملانا ایک ایسی عادت ہے جو مغربی معاشرے کی وجہ سے ہمارے ہاں رواج پکڑ گئی ہے اور اس میں تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ احتیاط برتی

جائے۔ گھر میں بزرگ ہوتے ہیں۔ ان کے بچے ہوتے ہیں۔ بزرگ ان کو پیار سے گلے لگاتا ہے، بعض دفعہ سر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ کسی کے ذہن میں وہم وگمان بھی نہیں گزر سکتا کہ اس تعلق میں کسی قسم کی کوئی قباحت ہے اور یہ ہمارے ملک میں خصوصاً گھر کے بزرگوں کے پاس جا کے سر کو آگے کرنا یہ رواج پایا جاتا ہے۔ اس کی کیا سند ہے؟ یہ مَیں نہیں جانتا۔ مگر جس رنگ میں یہ رائج ہے کبھی اس سے کبھی کوئی بدی پھوٹتی ہوئی ہمیں نظر نہیں آئی۔ مگر جس ماحول کا یہ ذکر کر رہے ہیں کہ گھر میں کزنز وغیرہ ہوں اور اس سے ہاتھ ملاتے پھریں۔ اس سے بہت بدیاں پھیل سکتی ہیں۔ اور یہ آغاز ہے خلاملا کا۔ اس لیے میرے نزدیک تو اس کو سختی سے منع کرنا چاہیے۔ سختی سے روکنا چاہیے۔ رسم کو اگر آپ رواج دیں گے تو معاشرہ میں بہت سی بدیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے رکھے۔ آمین!

سَر کے اشارے سے ہاتھ کے اشارے سے آپس میں احترام کو ظاہر کرتے ہیں۔ اتنا ہی کافی ہے اور رفتہ رفتہ آپ کے معاشرے کی خوبیاں ان میں پھیلنی شروع ہو جائیں گی۔'' (مجلس عرفان 6 مئی 1994ء۔ روزنامہ الفضل ربوہ، 5 اکتوبر 2002ء، صفحہ 3)

واقفاتِ نَو جرمنی کے ساتھ ہونے والی ایک سوال و جواب کی مجلس میں مَردوں سے ہاتھ ملانے کے بارہ میں ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ مَیں یہاں ایک ادارے میں گئی تھی جہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا اور جس نے سلام کے لئے آگے ہاتھ کر دیا۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''میرے ساتھ بھی ایک آدھ مرتبہ ایسا ہوا ہے اور میں تو یہی کرتا ہوں کہ آگے تھوڑا جھک جاتا ہوں جس سے اگلے بندے کو سمجھ آجاتی ہے۔ یہ تو آپ نے اپنے آپ کو خود بچانا ہے۔ اگر معاشرہ سے ڈرتی ہیں تو پھر کچھ نہیں ہوگا۔ دو چار مرتبہ ایسا کریں گی اور اگلے کو بتا دیں گی کہ میرا مذہب مجھے یہ کہتا ہے کہ مَردوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا تو وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔''

ایک واقفۂ نو نے عرض کیا کہ ہمارے حلقہ کی ایک لجنہ نے بتایا کہ وہ کسی ڈاکٹر کے پاس گئی تھیں اور ڈاکٹر نے آگے ہاتھ بڑھا دیا تھا جس پر انہوں نے ڈاکٹر سے ہاتھ ملا دیا تھا۔ اس پر مَیں نے اُن سے کہا کہ ہاتھ ملانا تو منع ہے۔ اس پر اُس آنٹی نے جواب دیا کہ نہ تو اُس کے دل میں کوئی برائی تھی اور نہ میرے دل میں۔ اس لئے ہاتھ ملانے سے کچھ نہیں ہوتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواباً فرمایا:

''وہ غلط کہتی ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ دل میں برائی نہ ہو تو ایسا کر سکتے ہیں؟ مَیں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اسلام کے جو احکامات ہیں وہ ہر ممکنہ چیز کو cover کرتے ہیں۔ سَو میں سے اسّی نوّے فیصد جو مرد عورتیں ہاتھ ملاتے ہیں تو ان کے دل میں برائی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ نعوذ باللہ کیا آنحضرت ﷺ کے دل میں عورتوں کے لئے کوئی برائی تھی؟ یا عورتوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی برائی تھی؟ کئی واقعات ایسے ملتے ہیں کہ عورتوں نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا کہ ہماری بیعت لے لیں لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم عورتوں سے ہاتھ ملا کر بیعت نہیں لیتے۔ آنحضرت ﷺ کے کئی واقعات حدیثوں سے ثابت ہیں۔ بیعت جو کہ ایک پاکیزہ طریق کار ہے اور پھر آنحضرت ﷺ کا مقام دیکھیں۔ اس کے باوجود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ پھر اس کے بعد باقی

بُرائی کیا رہ گئی؟ یہ سب بہانے ہیں۔ لوگ اس معاشرے میں آ کر ڈر جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی تعلیم بتائیں اور اپنا ایمان مضبوط ہو اُن کے ماحول میں ڈھل جانا ویسے ہی بزدلی ہے۔ تو جس عورت نے بھی ایسا کیا ہے وہ نہایت بزدل عورت تھی۔‘‘

(کلاس واقفاتِ نو 23/اپریل 2017ء جرمنی۔ مطبوعہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 9/جون 2017ء)

## ہیلووین (Halloween)

سوال: ایک سکول کی بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے استفسار کیا کہ کیا میں Halloween میں پری بن سکتی ہوں؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 26/جنوری 2021ء میں اس سوال کے جواب میں درج ذیل ارشاد فرمایا:

’’Halloween کی رسم جسے اب ایک Fun خیال کیا جاتا ہے، اس کی بنیاد شیطانی نظریات اور مشرکانہ عقائد پر ہے اور ایک چھپی ہوئی برائی ہے۔ ایک سچے مسلمان اور خصوصاً ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر وہ کام جس کی بنیاد شرک پر ہو اگرچہ وہ Fun کے طور پر ہی ہو اسے اس سے بچنا چاہیے، کیونکہ اس قسم کی رسومات انسان کو مذہب سے دور لے جاتی ہیں۔ پھر اس تہوار کے موقع پر تفریح کے نام پر بچے لوگوں کے گھروں میں فقیروں کی طرح جو مانگتے پھرتے ہیں وہ بھی ایک احمدی بچہ کے وقار کے خلاف ہے۔ ایک احمدی کا اپنا ایک وقار ہوتا ہے اور اس وقار کو ہمیں بچپن سے ہی بچوں کے ذہنوں میں قائم کرنا چاہیے۔ ان باتوں کے علاوہ بھی اس رسم کے اور بہت سے معاشرتی بد اثرات نئی نسل پر ہو رہے ہیں۔ پس Halloween کی رسم میں کسی احمدی کو شامل ہونے کی اجازت نہیں، چاہے بھوت، چڑیل بنا ہو یا پری بنا ہو، کیونکہ یہ رسم ایک غلط اور مشرکانہ عقیدہ پر مبنی ہے۔‘‘

(بنیادی مسائل کے جوابات (نمبر 31)۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 08/اپریل 2022ء، صفحہ 12)

## بچوں کا کرسمس (Christmas) اور ہیلووین (Halloween) کے پروگراموں میں شامل ہونا

واقفاتِ نو امریکہ کی کلاس (منعقدہ 30/اکتوبر 2018ء بمقام مسجد بیت الرحمٰن امریکہ) کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری بیٹی اب سکول میں جاتی ہے اور سکول میں کرسمس اور Halloween کے پروگرامز ہوتے ہیں تو کیا مجھے اپنی بیٹی کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دینی چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ Halloween تو ویسے ہی غلط ہے تو باقی کرسمس کا کیا پروگرام ہوتا ہے؟

اس پر واقفہ نو نے بتایا کہ پارٹی ہوتی ہے جس میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہاں جا کر عیسیٰؑ خدا کا بیٹا ہے کے گانے نہیں گانے۔ ویسے جانا ہو تو چلے جائیں۔ باقی تو تحائف کا ہی تبادلہ ہے۔ آپ بھی اس کی دوستوں کو عید پہ بلا لیا کریں۔ اور Halloween بالکل اَور چیز ہے اس کی بالکل اجازت نہیں ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 15فروری 2019ء)

## مدرز ڈے (Mother's Day) اور فادرز ڈے (Father's Day) منانا

ایک واقفہ نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ یہاں Father Day اور Mother Day منایا جاتا ہے۔ اِسی طرح بعض اوقات کنڈرگارٹن سے بچوں کے ذریعہ تحائف بھی بھجوائے جاتے ہیں اِس بارہ میں کیا ہدایت ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تحفے بے شک لے لیا کرو۔ لیکن اِسلام تو کہتا ہے کہ ہر دِن Mother Day ہے۔ تم ہر روز Mother Day منایا کرو۔ لندن میں ایک فنکشن تھا۔ مسجد کا افتتاح تھا۔ انگریز بھی آئے ہوئے تھے اور اُس دن Mother Day بھی تھا۔ تو میں نے اُن سے کہا کہ تمہارا Mother Day آج ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ ہر روز Mother Day مناؤ۔ والدین کی عزت کرو۔ اُن سے بہتر سلوک کرو۔ اُن کو اُف نہ کہو۔ اُن کی خدمت کرو۔ اگر تمہیں توفیق ہے تو اُنہیں ہر روز تحفہ دو۔

(کلاس واقفاتِ نو 27؍مئی 2012ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 20؍جولائی 2012ء)

## نئے سال کا آغاز کیسے کیا جائے؟

اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 30؍جنوری 2016ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”دنیا والے چاہے وہ مسلمانوں میں سے ہیں یا غیر مسلموں میں سے دنوں اور مہینوں اور سالوں کو دنیاوی غُل غپاڑے اور ہاؤ ہُو اور دنیاوی تسکین کے کاموں میں گزار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز پر جو یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے دنیا والے کیا کچھ نہیں کرتے۔ مغربی

ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں خاص طور پر اور باقی دنیا میں بھی 31/دسمبر اور یکم جنوری کی درمیانی رات کو کیا کچھ شور وغل نہیں ہوتا۔ آدھی رات تک خاص طور پر جاگا جاتا ہے بلکہ ساری ساری رات صرف شورشرابے کے لئے، شراب کباب کے لئے، ناچ گانے کے لئے جاگتے ہیں۔ گویا گزشتہ سال کا اختتام بھی لغویات اور بیہودگیوں کے ساتھ ہوتا ہے اور نئے سال کا آغاز بھی لغویات کے ساتھ ہوتا ہے۔

دنیا کی اکثریت کی دین کی آنکھ تو اندھی ہو چکی ہے اس لئے ان کی نظر تو وہاں تک پہنچ نہیں سکتی جہاں مومن کی نظر پہنچتی ہے اور پہنچنی چاہئے۔ ایک مومن کی شان تو یہ ہے کہ نہ صرف ان لغویات سے بچے اور بیزاری کا اظہار کرے بلکہ اپنا جائزہ لے اور غور کرے کہ اس کی زندگی میں ایک سال آیا اور گزر گیا۔ اس میں وہ ہمیں کیا دے کر گیا اور کیا لے کر گیا۔ ہم نے اس سال میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ ایک مومن نے دنیاوی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ اس سال میں اس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔ اس کی دنیاوی حالت میں کیا بہتری پیدا ہوئی یا دینی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے کہ کیا کھویا اور کیا پایا اور اگر دینی اور روحانی لحاظ سے دیکھنا ہے تو کس معیار پر رکھ کر دیکھنا ہے تا کہ پتا چلے کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔

ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔''

(خطبہ جمعہ، 30 دسمبر 2016۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، 20 جنوری 2017، صفحہ 6)

## فیس پینٹنگ (Face Painting) اور ٹیٹوز (Tattoos) جائز نہیں

گلشن وقف نو ناصرات کینیڈا جولائی 2012ء میں ایک بچی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ایک دفعہ میں نے مینا بازار میں دیکھا تھا کہ مہندی کے سٹال پہ Signs تھے کہ وہ منہ پہ Face Paint کرتے ہیں اور Tattoos بھی لگاتے ہیں۔

تو کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ اس پر حضور انور نے ارشاد فرمایا:

”جو Tattoos لگاتے ہیں اور Face Paint کرتے ہیں، وہ غلط کرتے ہیں۔ مہندی کے سٹال پر صرف مہندی ہونی چاہیئے۔ اگر لجنہ کی صدر نے یہ اس طرح رکھا ہوا تھا تو بالکل غلط کیا ہوا تھا۔ منہ پہ بھی مہندی لگا دو، پاگل بنا دو، کارٹون بنا دو۔ اللہ تعالیٰ نے انسان بنایا ہے تم اس کو جانور بنا دو۔ مہندی کا جو سٹال ہے، اس پہ مہندی صرف ہاتھ پہ لگا لو (اس موقعہ پر حضور انور نے ہاتھ کی سیدھی اور الٹی طرف نیز کلائی تک اشارہ کر کے فرمایا کہ) یہاں تک لگا لو۔ جو تم عورتوں کا سنگھار ہے، اس میں جائز ہے۔ لیکن منہ پہ مہندی لگانا یا Tattooing کروانا اسلام میں منع ہے۔ (اس موقعہ پر حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ کینیڈا سے بھی جواب طلبی فرمائی کہ ایسا کیوں کیا ہوا تھا۔ اور پھر ان کے جواب پر حضور انور نے مزید فرمایا) Face Painting کس لئے رکھی تھی؟ نہیں ہونی چاہیئے یہاں وہ جو جن بھوت بناتے ہیں، وہ آپ نے بنانا تھا؟ (صدر صاحبہ کے عرض کرنے پر کہ تبلیغ کے لئے کیا تھا اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا) تبلیغ کے لئے کیا تھا تو تبلیغ کے لئے صرف Face Painting ہی رہ گئی ہے۔ چہرے بگاڑنے کا کسی کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اسلام نے اس کا بڑا واضح طور پہ حکم دیا ہوا ہے۔ نئی نئی رسمیں نہ پیدا کریں۔ رسمیں تو آپ لوگ پیدا کر رہے ہیں، بدعات تو آپ لوگ لجنہ والے پیدا کر رہے ہیں۔ تو اصلاح آپ نے کیا کرنی ہے؟ اسی طرح نیکی کے نام پہ بدعات اندر گھُستی ہیں۔ حضرت آدم کو جو شیطان نے بھٹکایا تھا، یہ نہیں کہا تھا کہ تم یہ کرو تو اس سے بڑا لطف اٹھاؤ گے۔ پہلے اس نے نیکی کی بات کر کے کہا تھا کہ یہ کرو، یہ بڑی نیکی ہے اور تم ہمیشہ کے لئے نیک بن جاؤ گے۔ شیطان نے آدم کو اسی طرح بھٹکایا تھا ناں؟ ہمیشہ کے لئے نیک بنانے کے وعدہ پہ۔ حالانکہ وہ شیطانی وعدہ تھا۔ تو یہی شیطانی کام آپ لوگ کر رہے ہیں۔ یہ نئی نئی بدعات پیدا کر رہے ہیں۔ لجنہ اور عہدیداروں کا کام یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کے منہ کو دیکھیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اپنی اپنی بدعات نہ پیدا کریں، اپنی اپنی رسمیں نہ پیدا کریں۔“

(بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 15)۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 28/ مئی 2021ء)

ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ جسم کے جس حصہ پر ٹیٹو بنوائے گئے ہوں، اس حصہ پر پانی جلد تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے ٹیٹو بنوانے والے شخص کے وضوء اور غسل جنابت کی تکمیل کے بارہ راہنمائی کی درخواست ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 16 مئی 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل اصولی ہدایات فرمائیں:

جواب: ”پہلی بات یہ ہے کہ ٹیٹو بنانا اور بنوانا تو ویسے ہی جائز نہیں ہے۔ احادیث میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے حصول کی خاطر جسموں کو گودنے والیوں اور گدھوانے والیوں پر لعنت کی ہے جو خدا کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ کتاب اللباس)

آنحضور ﷺ کی بعثت کے وقت دنیا میں اور خاص طور پر جزیرۂ عرب میں قسم قسم کے شرک کا زہر ہر طرف پھیلا ہوا تھا اور مختلف قسم کی بے راہ رویوں نے انسانیت کو اپنے پنجہ میں جکڑا ہوا تھا اور عورتیں اور مرد مختلف قسم کی مشرکانہ رسومات اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا تھے۔ جس میں مشرکانہ طور پر برکت کے حصول کے لیے جسم، چہرہ اور بازو وغیرہ پر کسی دیوی، بت یا جانور کی شکلیں گندھوائی جاتی تھیں۔ یا معاشرتی بے راہ روی اور فحاشی کو فروغ دینے کی خاطر حسن کے حصول کے لیے ایسا کیا جاتا تھا۔

جائز حدود میں رہتے ہوئے انسان کا اپنی خوبصورتی کے لیے کوئی جائز طریق اختیار کرنا منع نہیں۔ لیکن جس حسن کے حصول پر حضور ﷺ نے لعنت کا انذار فرمایا ہے، اس کا یقیناً کچھ اور مطلب ہے۔ اس لیے ان چیزوں کی ممانعت میں بظاہر یہ حکمت نظر آتی ہے کہ ان کے نتیجہ میں اگر شرک جو سب سے بڑا گناہ ہے اس کی طرف میلان پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا ان امور کو اس لیے اپنایا جائے کہ اپنی مخالف جنس کا ناجائز طور پر

اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے تو یہ سب افعال ناجائز اور قابل مواخذہ قرار پائیں گے۔

جہاں تک ٹیٹو بنوانے کا تعلق ہے تو مرد ہو یا عورت اس کے پیچھے صرف یہی ایک مقصد ہوتا ہے کہ اس کی نمائش ہو اور اپنی مخالف جنس کا ناجائز طور پر اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے۔ اسی لیے لوگ عموماً ٹیٹو جسم کے ایسے حصوں پر بنواتے ہیں جنہیں وہ عام لوگوں میں کھلا رکھ کر اس کی نمائش کرسکیں۔ لیکن اگر کوئی ٹیٹو جسم کے ستر والے حصہ پر بنواتا ہے تو اوّل تو اس کے بنواتے وقت وہ بے پردگی جیسی بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے جو خلاف تعلیم اسلام ہے۔ نیز اس کے پیچھے بھی یہی سوچ ہوتی ہے کہ تا بُرائی اور افعال بد کے ارتکاب کے وقت اپنی مخالف جنس کے سامنے ان پوشیدہ اعضاء پر بنے ٹیٹو کی نمائش کی جاسکے۔ یہ تمام طریق ہی اسلامی تعلیمات کے منافی ہونے کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

علاوہ ازیں ٹیٹو کے کئی ظاہری اور میڈیکل نقصانات بھی ہیں۔ چنانچہ جسم کے جن حصوں پر ٹیٹو بنوایا جاتا ہے، اس جگہ جلد کے نیچے پسینہ لانے والے گلینڈ بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور ٹیٹو بنوانے کے بعد جسم کے ان حصوں پر پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے، جو طبی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح بعض اوقات ٹیٹو چونکہ مستقل طور پر جسم کا حصہ بن جاتا ہے، اس لیے جسم کے بڑھنے یا سکڑنے کے ساتھ ٹیٹو کی شکل میں بھی تبدیلی آجاتی ہے، جس سے ٹیٹو بظاہر خوبصورت لگنے کی بجائے بدصورت لگنے لگتا ہے اور کئی لوگ پھر اسے وبال جان سمجھنے لگتے ہیں لیکن اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ لہٰذا ان وجوہ کی بنا پر بھی ٹیٹو بنوانا ایک لغو کام ہے۔

پس ایک مومن مرد اور عورت کے لیے اپنے جسم پر ٹیٹو بنوانا جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی شخص نے احمدی ہونے سے پہلے اپنے جسم پر ٹیٹو بنوایا ہے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کی سچی راہ دکھاتے ہوئے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی ہے تو اس کا یہ فعل اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (یعنی سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا) کے زمرہ میں آئے گا۔ نیز پہلے سے بنے ہوئے ٹیٹو سے اس کے وضو اور غسل جنابت کی تکمیل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس طرح خواتین کے نیل پالش لگانے سے ان کے وضو پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نیل پالش لگے ہونے کے باوجود ان کا وضو ہو جاتا ہے اسی طرح اس شخص کا بھی ٹیٹو کے ساتھ وضو اور غسل جنابت ہو جائے گا۔“

(بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 35)۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 5/ جون 2022ء)

## عورتوں کی بھنوؤں اور جسم پر ٹیٹو (Tattoo) بنانے کا کاروبار کرنا

ایک عرب خاتون نے حضور انور کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ کسی خاتون نے اس سے پوچھا ہے کہ کیا اس کے لیے عورتوں کی بھنوؤں اور جسم پر ٹیٹو بنانے کا کاروبار کرنا جائز ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 27/ اپریل 2021ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں:

جواب: ٹیٹو بنانا اور بنوانا تو جائز نہیں ہے۔ احادیث میں بھی اس کی ممانعت آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے حصول کی خاطر جسموں کو

گودنے والیوں، گدھوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں، سامنے کے دانتوں میں خلا پیدا کرنے والیوں اور بالوں میں پیوند لگانے اور لگوانے والیوں پر لعنت کی ہے جو خدا کی تخلیق میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔ (صحیح بخاری۔ کتاب اللباس)

اسلام کا ہر حکم اپنے اندر کوئی نہ کوئی حکمت رکھتا ہے۔ اسی طرح بعض اسلامی احکامات کا ایک خاص پس منظر ہوتا ہے، اگر اس پس منظر سے ہٹ کر ان احکامات کو دیکھا جائے تو حکم کی شکل بدل جاتی ہے۔ آنحضور ﷺ کی جب بعثت ہوئی تو دنیا میں اور خاص طور پر جزیرۂ عرب میں جہاں مختلف قسم کے شرک کا زہر ہر طرف پھیلا ہوا تھا وہاں مختلف قسم کی بے راہ رویوں نے بھی انسانیت کو اپنے پنجہ میں جکڑا ہوا تھا اور عورتیں اور مرد مختلف قسم کی مشرکانہ رسوم اور معاشرتی برائیوں میں مبتلا تھے۔

مذکورہ بالا امور کی ممانعت پر مبنی احادیث میں دو چیزوں کا خاص طور پر ذکر ملتا ہے۔ ایک یہ کہ ان کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی مقصود ہو اور دوسرا حسن کا حصول پیش نظر ہو۔

ان دونوں باتوں پر جب ہم غور کرتے ہیں تو پہلی بات یعنی خدا تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی جہاں معاشرتی برائیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے وہاں مشرکانہ افعال کی بھی عکاسی کرتی ہے چنانچہ بالوں میں لمبی گوتیں لگا کر سر پر بالوں کی پگڑی بنا کر اسے بزرگی کی علامت سمجھنا، کسی پیر اور گرو کی نذر کے طور پر بالوں کی لٹیں بنانا یا بودی رکھ لینا، چار حصوں میں بال کر کے درمیان سے استرے سے منڈوا دینا اور اسے باعث برکت سمجھنا۔ اسی طرح برکت کے لیے جسم، چہرہ اور بازو وغیرہ پر کسی دیوی، بت یا جانور کی شکل گندھوانا۔ یہ سب مشرکانہ طریق تھے اور ان کے پیچھے مذہبی توہمات کارفرما تھے۔

دوسری بات یعنی حسن کے حصول کی خاطر ایسا کرنا، بعض اعتبار سے معاشرتی بے راہ روی اور فحاشی کو ظاہر کرتی ہے۔ جائز حدود میں رہتے ہوئے انسان کا اپنی خوبصورتی کے لیے کوئی جائز طریق اختیار کرنا منع نہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے اچھا لگتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میرے کپڑے اچھے ہوں، میری جوتی اچھی ہو، تو کیا یہ تکبر میں شامل ہے؟ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا یہ تکبر نہیں ہے۔ تکبر تو حق کا انکار کرنے اور دوسروں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔ اور اس کے ساتھ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ یعنی اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ۔ کتاب الایمان، باب تَحْرِيْمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ) اسی طرح احادیث میں آتا ہے کہ بچیوں کی جب شادی ہوتی تھی تو انہیں بھی اس زمانے کے طریق کے مطابق بناؤ سنگھار کر کے تیار کیا جاتا اور خوبصورت بنایا جاتا تھا۔ (صحیح بخاری كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا بَاب الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ) (فتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب النکاح بَاب اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا)

پس جس حسن کے حصول پر حضور ﷺ نے لعنت کا انذار فرمایا ہے، اس کا یقیناً کچھ اَور مطلب ہے۔ چنانچہ جب ہم اس حوالے سے ان احادیث پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ ان باتوں کی ممانعت کے ساتھ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس قسم کے کام شروع کیے۔ حضور ﷺ کی بعثت کے وقت یہود میں فحاشی عام تھی اور مدینہ میں فحاشی کے کئی اڈے موجود تھے، جن میں ملوث خواتین، مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی خاطر اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرتی تھیں، اس لیے رسول خدا ﷺ نے ان کاموں کی شناعت بیان فرما کر مومن عورتوں کو اس وقت اس سے منع فرما دیا۔

پس ان چیزوں کی ممانعت میں بظاہر یہ حکمت نظر آتی ہے کہ ان کے نتیجے میں اگر انسان کی جسمانی وضع قطع میں اس طرح کی مصنوعی تبدیلی واقع ہو جائے کہ مرد و عورت کی تمیز جو خدا تعالیٰ نے انسانوں میں پیدا کی ہے وہ ختم ہو جائے، یا اس قسم کے فعل سے شرک جو سب سے بڑا گناہ ہے اس کی طرف میلان پیدا ہونے کا اندیشہ ہو یا ان امور کو اس لیے بجالایا جائے کہ اپنی مخالف جنس کا ناجائز طور پر اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے تو یہ سب افعال ناجائز اور قابل مواخذہ قرار پائیں گے۔

پس جہاں تک ٹیٹو بنوانے کا تعلق ہے تو مرد ہو یا عورت اس کے پیچھے صرف یہی ایک مقصد ہوتا ہے کہ اس کی نمائش ہو اور اپنی مخالف جنس کا ناجائز طور پر اپنی طرف میلان پیدا کیا جائے۔ اسی لیے لوگ عموماً ٹیٹو جسم کے ایسے حصوں پر بنواتے ہیں جنہیں وہ عام لوگوں میں کھلا رکھ کر اس کی نمائش کر سکیں۔ لیکن اگر کوئی ٹیٹو جسم کے ستر والے حصہ پر بنواتا ہے تو اس کے پیچھے بھی یہی سوچ ہوتی ہے کہ تابرُائی اور افعال بد کے ارتکاب کے وقت اپنی مخالف جنس کے سامنے ان پوشیدہ اعضاء پر بنے ٹیٹو کی نمائش کی جا سکے۔ یہ دونوں طریق ہی اسلامی تعلیمات کے منافی ہونے کی وجہ سے ناجائز ہیں۔

علاوہ ازیں ٹیٹو کے کئی ظاہری اور میڈیکل نقصانات بھی ہیں۔ چنانچہ جسم کے جن حصوں پر ٹیٹو بنوایا جاتا ہے، اس جگہ جلد کے نیچے پسینہ لانے والے گلینڈ بُری طرح متاثر ہوتے ہیں اور ٹیٹو بنوانے کے بعد جسم کے ان حصوں پر پسینہ آنا کم ہو جاتا ہے، جو طبی لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ اسی طرح بعض قسم کے ٹیٹو چونکہ مستقل طور پر جسم کا حصہ بن جاتے ہیں، اس لیے جسم کے بڑھنے یا سکڑنے کے ساتھ ٹیٹو کی شکل میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے، جس سے ٹیٹو بظاہر اچھا لگنے کی بجائے بدصورت لگنے لگتا ہے اور کئی لوگ پھر اسے وبال جان سمجھنے لگتے ہیں لیکن اس سے پیچھا نہیں چھڑا سکتے۔ لہٰذا ان وجوہ کی بنا پر بھی ٹیٹو بنوانا ایک لغو کام ہے۔

باقی جہاں تک عورتوں کے اپنی جائز اور اسلامی حدود میں رہتے ہوئے خوبصورتی کے لیے بھنویں بنوانے کا تعلق ہے تو حضور ﷺ نے ان برائیوں کے پس منظر میں جہاں اُس وقت مومن عورتوں کو ان کاموں سے منع فرمایا وہاں تکلیف یا بیماری کی بنا پر اس کا استثنا بھی فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّامِصَةِ وَالْوَاشِرَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ إِلَّا مِنْ دَاءٍ۔ (مسند احمد بن حنبل) یعنی میں نے حضور ﷺ کو عورتوں کو موچنے سے بال نوچنے، دانتوں کو باریک کرنے، مصنوعی بال لگوانے اور جسم کو گودنے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ ہاں کوئی بیماری ہو تو اس کی اجازت ہے۔

اسلام نے اعمال کا دارو مدار نیتوں پر رکھا ہے۔ لہٰذا اس زمانے میں پردہ کے اسلامی حکم کی پابندی کے ساتھ اگر کوئی عورت جائز طریق پر اور جائز مقصد کی خاطر ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر ان افعال کے نتیجے میں کسی برائی کی طرف میلان پیدا ہو یا کسی مشرکانہ رسم کا اظہار ہو یا اسلام کے کسی واضح حکم کی نافرمانی ہو، مثلاً اس زمانے میں بھی خواتین اپنی صفائی یا ویکسنگ وغیرہ کرواتے وقت اگر پردہ کا التزام نہ کریں اور دوسری خواتین کے سامنے ان کے ستر کی بے پردگی ہوتی ہو تو پھر یہ کام حضور ﷺ کے اسی انذار کے تحت ہی شمار ہوگا۔ اور اس کی اجازت نہیں ہے۔

پھر اس ضمن میں یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے فتنہ اور فساد کو قتل سے بھی بڑا گناہ قرار دے کر فساد کو روکنے کا حکم دیا ہے۔ اور بعض ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ رشتے اس لیے ختم کر دیے گئے یا شادی کے بعد طلاقیں ہوئیں کہ مرد کو بعد میں پتا چلا کہ عورت کے

چہرے پر بال ہیں۔ اگر چند بالوں کو صاف نہ کیا جائے یا کھنچوایا نہ جائے تو اس سے مزید گھروں کی بربادی ہو گی۔ ناپسندیدگیوں کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اور آنحضور ﷺ کا اس حکم سے یہ مقصود بہر حال نہیں ہو سکتا کہ معاشرے میں ایسی صورت حال پیدا ہو کہ جس کے نتیجے میں گھروں میں فساد پھیلے۔ ایسے سخت الفاظ کہنے میں جو حکمت نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور یہ باتیں چونکہ دیوی، دیوتاؤں وغیرہ کی خاطر اختیار کی جاتی تھیں یا ان کے نتیجے میں فحاشی کو عام کیا جاتا تھا، اس لیے آپ نے سخت ترین الفاظ میں اس سے کراہت کا اظہار فرمایا ہے اور اس طرح مشرکانہ رسوم و عادات اور فحاشی کی بیخ کنی فرمائی ہے۔

(بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 36)۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 19/ جون 2022ء)

## کان اور ناک چھدوانا

جرمنی سے ایک خاتون نے لڑکوں اور لڑکیوں کا اپنے جسموں کے مختلف حصوں پر Piercing کروانے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مسئلہ دریافت کیا ہے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 23/ اگست 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا:

”اسلام نے چیزوں کی حلت و حرمت کے احکامات کے علاوہ بعض اشیا کے طیب و غیر طیب ہونے اور بعض کاموں کے لغو ہونے کے بارہ میں بھی تعلیمات دی ہیں۔ زیور پہننے کے لیے لڑکیوں کے کان اور ناک کی حد تک Piercing کروانے کا رواج شروع سے چلا آتا ہے اور اس میں کسی قسم کی قباحت اور ممانعت نہیں پائی جاتی۔ لیکن لڑکوں کے لیے تو کان اور ناک وغیرہ چھدوانا بھی ناپسندیدہ اور لغو کام ہے۔

ہر کام کی ایک حد ہوتی ہے، جب اس حد سے تجاوز کیا جائے تو ایک جائز کام بھی بعض اوقات ناجائز یا لغو کے زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ جس میں پڑنے سے ایک مومن کو منع کیا گیا ہے۔ (سورۃ المومنون 23:4)

نپلز اور جسم کے ایسے حصوں پر Piercing کروانا جنہیں اسلام نے پردہ میں رکھنے کا حکم دیا ہے ان پر ایسا کام کروانا تو ویسے ہی بے حیائی اور خلاف شریعت فعل ہے۔ باقی زبان پر اور ہونٹوں کے اندر اور باہر Piercing کروانا کئی قسم کی بیماریوں اور انفیکشن کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لیے میرے نزدیک تو لڑکیوں کے لیے بھی پردہ میں رہتے ہوئے صرف ناک اور کان میں زیور کے استعمال کے لیے Piercing کروانے کی اجازت ہے اور اس سے زیادہ ان کے لیے بھی یہ کام لغو اور ناجائز کے زمرہ میں آئے گا۔“

(بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 42)۔ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 5/ نومبر 2022ء)

## رمضان میں گھروں کو سجانا اور رمضان کیلنڈر بنانا

سوال: محترم ناظم صاحب دارالافتاء ربوہ نے ایک استفتا بابت کرسمس کی طرز پر رمضان میں گھروں کو سجانے اور رمضان کیلنڈر بنا کر عید تک دنوں کی گنتی کرنے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 10/ مئی 2022ء میں اس مسئلہ کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ اس امر میں بھی ہمیں آنحضور ﷺ کے ارشاد إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ کو ہی پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اگر تو رمضان میں گھروں کو سجانے اور رمضان کیلنڈر بنانے میں نیت یہ ہو کہ اہل خانہ اور بچوں کو رمضان کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی جائے، گھر میں ایسا ماحول بنا کر گھر والوں اور خاص طور پر بچوں کو رمضان کی عبادات اور دعاؤں کی اہمیت کی طرف متوجہ کیا جائے تا کہ سحری اور افطاری کے وقت وہ اس ماحول کو دیکھ کر دعا اور عبادات میں مشغول ہو سکیں۔ اور اس طرح رمضان کے ہر دن کا ایک جوش اور ولولہ کے ساتھ وہ استقبال کر کے اس میں نازل ہونے والی برکتوں سے استفادہ کر سکیں تو اس نیت کے ساتھ ایسا کرنے میں بظاہر کوئی حرج کی بات نہیں۔

لیکن اگر صرف دکھاوا مطلوب ہو اور یہ سارے پاپڑ صرف ریا اور نمود و نمائش کے لیے بیلے جائیں اور ایک ایک دن اس سوچ کے ساتھ گزارا جائے کہ چلو اچھا ہوا اتنے دن گزر گئے، جن سے جان چھوٹ گئی، باقی دن بھی جلد گزر جائیں گے اور پھر عید منائیں گے اور عید میں بھی حقیقی خوشیاں تلاش کرنے کی بجائے صرف ظاہری خوشیوں کا خیال رکھا جائے تو اس نیت کے ساتھ گھروں کو سجانا اور رمضان کیلنڈر بنانا ہر گز جائز نہیں۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ اگر اس کام سے اہل خانہ میں کوئی پاک تبدیلی پیدا ہو رہی ہو اور انہیں رمضان کی برکات کی طرف توجہ پیدا ہو کر اس سے استفادہ کرنے کا موقع ملے تو یہ سجاوٹ اور کیلنڈر بنانا جائز ہے۔ لیکن اگر صرف دکھاوا کرنا اور رمضان کو ایک چٹی سمجھ کر گزارنا مقصود ہو تو یہ سجاوٹ کرنا اور ایسے کیلنڈر بنانا ناجائز ہے اور بدعت شمار ہو گا۔

(بنیادی مسائل کے جوابات (قسط نمبر 55)۔روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 20/ مئی 2023ء)

## تبدیلئ جنس

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15/ مئی 2022ء کو واقفات نو (لجنہ اماء اللہ) برطانیہ سے آن لائن ملاقات فرمائی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ جس طرح پہلے زمانے کے لوگ اپنی جنس کے مطابق اپنے آپ کو پیش کرتے تھے یہ

طریقہ اب تبدیل ہو چکا ہے۔مثال کے طور پر قدیم مصری زمانے میں مرد عام طور پر میک اپ استعمال کرتے تھے اور یہ ان کی مردانگی اور دولت کی علامت سمجھی جاتی تھی لیکن اب یہ بات gender norms کے خلاف سمجھی جاتی ہے۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں مرد عورتوں جیسا لباس پہننے لگیں گے اور عورتیں مردوں جیسا۔حضور کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ آج کل کے زمانے میں اس حدیث کا مطلب کس طرح سے لیا جا سکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کو generalise نہیں کر سکتے جو تم نے پہلے بیان کیا کہ مرد جو تھے وہ سنگھار کیا کرتے تھے۔بعض traditions ہیں بعض قبیلوں کی اور ان کے بھی جو خاص فیسٹیول ہوتے تھے اس میں وہ ایک اپنا خاص قسم کا میک اپ کر کے یا dress پہن کے آیا کرتے تھے اور اسی طرح عورتیں بھی میک اپ کر کے اور dress پہن کے آتی ہیں۔ پرانے جو قبیلے ہیں Aboriginals ہیں آسٹریلیا کے یا ماؤری ہیں نیوزی لینڈ کے ریڈ انڈینز ہیں امریکہ وغیرہ کے،ان کے اپنے اپنے رواج ہیں اور پرانی قوموں میں بھی رواج تھے ۔ اس کے حساب سے وہ لوگ کیا کرتے تھے لیکن یہ کہنا کہ عمومی طور پر مرد جو تھا وہ عورتوں کی طرح پہنتا تھا اور عورت بن جاتا تھا یہ غلط ہے۔مرد کی تو نشانی یہی تھی کہ مردانگی ظاہر ہو۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بھی فرمایا کہ مرد کو مرد ہی نظر آنا چاہیے۔لیکن ایک وقت ایسا آئے گا جب مرد عورت کی پہچان ہی رہ گئی ہے جو حسیں ہیں وہ ختم ہو جائیں گی جو preferences ہیں وہ بدل جائیں گی ترجیحات بدل جائیں گی۔ اس وقت ہر کوئی اپنا حق پہچاننے والا نہیں ہو گا اور اسی کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ یہ برائیاں پھیل رہی ہیں۔ اب جب gender چینج (change) کرنے کا رواج پیدا ہو گیا۔ اس قسم کی جو برائیوں میں انسان ملوث ہوتا ہے تو وہ خیال بھی اس لیے پیدا ہو جاتا ہے۔ ماحول اس پہ اثر ڈالنے لگ جاتا ہے۔لڑکی کہتی ہے میں لڑکا بننا چاہتی ہوں۔لڑکا کہتا ہے میں لڑکی بننا چاہتا ہوں یا نہیں بھی وہ بننا چاہتے تو بعض ایسی حرکتیں کرتے ہیں، لڑکوں نے بُندے پہن لیے۔ کانوں میں بُندے پہننے شروع کر دیے، لمبے بال رکھنے شروع کر دیے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد اور عورت میں فرق ہونا چاہیے۔مرد کو اپنی مردانگی کے جو اصول ہیں اس کے مطابق مردانگی دکھانی چاہئے۔ اور عورت جو ہے وہ صنف نازک ہے اس کو اس کے حساب سے لباس میں رہنا چاہیے ۔ تو جب یہ چیزیں بدل جاتی ہیں تو وہی آخری زمانے کی نشانی ہے اس وقت پھر، ایسے حالات جب بدلتے ہیں کہ جب سارا بگاڑ پیدا ہونے لگ جاتا ہے دنیا میں فساد پیدا ہونے لگ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے اپنے قریبیوں کو اپنے پیاروں کو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجتا ہے اور اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ صحیح تعلیم بتا کے اور انسانوں کو ان کے حق بتا کے کہ تمہارے کام کیا ہیں بھیجا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دو مقصد لے کے آیا ہوں۔ ایک یہ کہ بندے کو خدا سے ملانا اور دوسرا یہ کہ بندوں کے آپس کے حقوق ادا کرنا اور وہ اعلیٰ اخلاق دکھانا۔ تو یہ اخلاق جو ہیں وہ کیا ہیں وہ یہی ہیں کہ جب بندے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے جو انسان کو بنایا ہے اسی پہ چلے گا۔ نہ یہ کہ دنیا دکھاوے کے لیے دنیا کے پیچھے چل کے، ایک رسم بن گئی ہے۔بعض تو بیمار ہوتے ہیں ان کو تو آپ چھوڑ دو لیکن اکثریت ایسی ہے کہ وہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ وہ لوگوں کی دیکھا دیکھی فیشن کے طور پہ اس قسم کی حرکتیں کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ پھر وہ اللہ سے بھی دور چلے جاتے ہیں، دین سے بھی دور چلے جاتے ہیں دنیا میں بالکل ڈوب جاتے ہیں تو پھر ایسے لوگ جو ہیں اگر وہ صحیح رستے پر نہیں آئیں گے تو ان کو اللہ تعالیٰ سزا بھی دیتا ہے، ضروری نہیں ہے کہ اس دنیا میں سزا ملے اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے کہ جو تمہیں میں نے بنایا تھا وہ کیوں نہیں تم بن کے رہے۔ جو میں نے تمہارے پاس پیغام بھیجا تھا کہ یہ یہ اچھے اخلاق ہیں، یہ مذہب کی تعلیم ہے تم نے کیوں نہیں عمل کیا، تم نے مخالفت کیوں کی۔ کیوں دنیا میں ڈوبے رہے۔تو یہ تو اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے کس طرح بندے کے ساتھ deal کرتا

ہے لیکن یہی بات ہے کہ اس زمانے میں آزادی کے نام پر اور freedom of expression اور ہر قسم کا جو freedom ہے اس کے نام پر جو مرضی انسان چاہے کرنے لگ جاتا ہے اور یہ پھر برائیوں کی طرف لے کر جاتی ہے۔ اس سے آہستہ آہستہ انسانی نسل بھی ختم ہو رہی ہے اور یہ برائیاں بڑھ بڑھ کے آخر میں جن قوموں میں زیادہ ہو جائیں گی وہ قومیں تباہ ہو جائیں گی جس طرح پہلی قومیں تباہ ہوتی رہیں۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 7/ جون 2022ء)

## گھروں میں کتے بلیاں رکھنا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مورخہ 12/ فروری 2023ء کو فن لینڈ جماعت کے خدام اور اطفال کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

ملاقات کے دوران ایک خادم نے سوال کیا کہ بعض لوگوں نے گھروں میں کتے بلیاں وغیرہ رکھے ہوتے ہیں اور وہ ان کو پیار سے گود میں بھی بٹھاتے ہیں۔ کیا اس طرح کپڑے پاک رہتے ہیں اور ان کپڑوں میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ شوقیہ رکھنا ہو تو اس کا کوئی مقصد نہیں لیکن کسی کام کے لیے کتے رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلیاں تو گھروں میں پھرتی رہتی ہیں اور عموماً ہر جگہ پھر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن کیونکہ یہ گند وغیرہ کرتی ہیں اس لیے ان کی ایک الگ جگہ ہونی چاہیے۔ جو لوگ کتے بلیاں رکھتے ہیں وہ ان کو ایسی تربیت دے دیتے ہیں کہ ان کو پتا ہے کہ اگر انہوں نے گند وغیرہ کرنا ہے تو باہر جا کر ایک جگہ پہ پاخانہ پیشاب کریں۔

اسی طرح کتے ہیں ان کو گھروں کے اندر نہیں رکھنا چاہیے بلکہ باہر ایک جگہ بنا کے رکھیں جہاں سردیوں میں سردی سے بھی بچت ہو اور وہاں وہ رہیں۔ باقی اس کو ہاتھ لگا لینا، اس پر ہاتھ پھیر لینا، اس کو ہاتھوں سے پیار کر لینا اس میں تو کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی جو لوگوں نے بکریوں کے بڑے بڑے ریوڑ رکھے ہوتے تھے ان کے لیے کتے رکھے ہوتے تھے اور وہ کتے سارا دن ان کے ساتھ پھرتے رہتے تھے اور بعض دفعہ ان کے کپڑوں کو ٹچ (touch) بھی کر لیتے ہوں گے۔ وہ ان کو ہاتھ بھی لگا لیتے تھے۔ اس کے بعد وہ مسجد میں آتے تھے۔ مدینے میں آ کر وضو کرتے تھے اور انہی کپڑوں میں ظہر عصر کی نماز پڑھ لیتے تھے۔ اگر تو واضح طور پر گند نہیں لگا ہوا تو صرف ٹچ کرنے سے گند نہیں ہو جاتا۔ اوپر سے سکن (skin) تو عموماً صاف ہی ہوتی ہے۔ باقی جو کتے بلیاں رکھیں تو وہ ان کو صاف بھی رکھیں۔ آج کل تو بڑا اچھا نظام ہے۔ کتے بلیوں کو نہلانے کے لیے انہوں نے شیمپو (shampoo) بھی بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن گھروں کے اندر کیونکہ گند ہوتا ہے اس لیے وہاں نہیں آنا چاہیے۔ بعض دفعہ تو ان کے بال ایسے جھڑتے ہیں کہ hoover بھی اس کو اکٹھا نہیں کر سکتا۔ ہووروں کے اشتہاروں پہ لکھا تو ہوتا ہے کہ یہ cat، dog اور pets کے بالوں کو اکٹھا کر لے گا لیکن اکٹھا کوئی نہیں کرتا۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ گند رہ جاتا ہے۔

اس سے بعض دفعہ الرجیاں اور بیماریاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کوشش کریں کہ باہر ہی رکھیں۔ یہ لوگ تو کتوں کے منہ پہ پیار بھی کر لیتے ہیں۔ وہ چیزیں غلط ہیں۔ باقی ہاتھ لگا لینا یا اپنے ساتھ لگا لینا یا ٹانگ سے اگر کسی کتے نے رگڑ کھالی اور اس کو اپنے ساتھ لگا کر کسی نے ہاتھ کپڑے کو مل لیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ شکار کے لیے یا پہرے کے لیے کتے رکھنے چاہئیں۔صرف شوق پورا کرنے کے لیے رکھنا ہے تو اس سے بچنا چاہیے۔لیکن بلیاں تو ہر ایک نے رکھی ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں پاکستان میں بھی لوگوں نے گھروں میں بلیاں رکھی ہوتی ہیں۔

(سہ روزہ الفضل انٹر نیشنل لندن، 24/ فروری 2023ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ناصرات الاحمدیہ یوکے کی ملاقات کے دوران ایک بچی نے سوال کیا کہ ایسے پالتو کتےّ جنہیں نابینا افراد کی راہنمائی کے لئے تربیت دی جا رہی ہو، کیا انہیں گھروں کے اندر رکھنے کی اجازت ہے؟ اس کے جواب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”کتوں کو سیکیورٹی یا املاک کی حفاظت کے لئے، شکار کے لئے یا پھر نابینا افراد کی راہنمائی کے لئے رکھنا جائز ہے۔ لیکن انہیں اپنے کمروں میں، بیڈ رومز میں، لیوِنگ رومز اور ڈائیننگ رومز میں نہیں آنے دینا چاہئے۔ ان کے لئے گھر کے باہر رہنے کی جگہ بنائیں۔ آپ ان کو باہر واک کے لئے لے جا سکتے ہیں لیکن انہیں گھروں کے اندر مت لائیں۔“ (بحوالہ ہفت روزہ الحکم لندن۔ 17/ ستمبر 2021ء، صفحہ 8، انگریزی سے اردو ترجمہ)

مسجد اقصیٰ قادیان

## میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

”قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشّمس:10) حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر قلب کی اصلاح ہو جائے تو کُل جسم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور یہ کیسی سچی بات ہے۔ آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں۔ وہ دراصل قلب کے ہی فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے۔ پھر وہ جس عضو کے متعلق ہو وہ فوراً اس کی تعمیل کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

غرض اس خانہ کو بتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے۔ اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو ان بتوں کو توڑ ڈالو گے۔ اور یہ راہ میں اپنی خود تراشیدہ نہیں بتاتا۔ بلکہ خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں بتاؤں۔ اور وہ راہ کیا ہے؟ میری پیروی کرو اور میرے پیچھے چلے آؤ۔ یہ آواز نئی آواز نہیں ہے۔ مکّہ بتوں سے پاک کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی کہا تھا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ (آل عمران:32) اسی طرح پر اگر تم میری پیروی کرو گے تو اپنے اندر کے بُتوں کو توڑ ڈالنے کے قابل ہو جاؤ گے اور اس طرح پر سینہ کو جو طرح طرح کے بتوں سے بھرا پڑا ہے پاک کرنے کے لائق ہو جاؤ گے۔ تزکیۂ نفس کے لئے چلّہ کشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے چلّہ کشیاں نہیں کی تھیں۔ ارّہ اور نفی و اثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کئے تھے۔ بلکہ ان کے پاس ایک اور ہی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں محو تھے۔ جو نور آپؐ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہؓ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کی بجائے ان سینوں میں نور بھرتا جاتا تھا۔ اِس وقت خوب یاد رکھو وہی حالت ہے۔ جب تک کہ وہ نور جو خدا کی نالی میں سے آتا ہے تمہارے قلب پر نہیں گرتا، تزکیۂ نفس نہیں ہو سکتا۔ انسان کا سینہ مَہبطُ الانوار ہے اور اسی وجہ سے وہ بیت اللہ کہلاتا ہے۔ بڑا کام یہی ہے کہ اس میں جو بُت ہیں وہ توڑے جائیں اور اللہ ہی اللہ رہ جائے۔“

(ملفوظات۔ جلد 1، صفحہ 187-188، ایڈیشن 1984ء)